خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

12 ذیقعدہ 1417ھ
22 امان 1376 ہش
22 مارچ 1997ء

CPL
61

روزنامہ الفضل ربوہ
فون
213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

ہفتہ
جلد 47-82 نمبر 64
حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نمبر
(23 مارچ کے حوالے سے)

اِرشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔

بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا(۔) اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تیئں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئ کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تیئں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔

اور وہ راست بازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر۔ آغا سیف اللہ۔ پرنٹر۔ قاضی منیر احمد مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ	قیمت 8 روپے

22- امان 1376 ہش 22 - مارچ 1997ء

تجدیدِ عہد کا دن

ہمارا یہ شمارہ اس دن کی یاد میں ہے جس دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور پہلی دفعہ لوگوں سے بیعت لی تھی۔ جب کسی دن کو یاد کیا جاتا ہے یا کسی دن کے حوالے سے کوئی بات کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس دن کی اہمیت کو اس طرح اجاگر کیا جائے کہ اس کے سارے پہلو ہمارے سامنے آجائیں اور ان میں سے ہر قابل عمل بات ہم اپنی زندگی پر لاگو کر کے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ آج کا دن بھی اسی طرح پیش نظر رہنا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیعت کیوں لی تھی۔ اس کا مقصد کیا تھا۔ بیعت کے بعد ہمارے فرائض میں کیا تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہماری زندگی کو کس نہج پر چلانے سے اس کے اغراض و مقاصد پورے ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھیں تو کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے اس دن کو صحیح طور پر یاد کیا ہے۔ اس دن کی اہمیت کو دہرایا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس بات کی طرف مائل کیا ہے کہ جو کچھ اس دن کہا گیا تھا۔ یا جو باتیں اس دن سے منسوب کی گئی ہیں ان کو پورا کیا جائے۔ حضرت صاحب نے بیعت کی جو دس شرائط پیش کی تھیں وہ ہمارے سامنے رہنی چاہئیں۔ ان میں سے ہر شرط ہماری زندگی کا جزو بن جانی چاہئے اور ان کا ہم آج کے دن اس طرح ذکر کریں گویا ہم تجدید عہد کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس دن کا ذکر کرنے سے اس دن کی اہمیت کو پیش نظر رکھنے سے ہمارا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ تجدیدِ عہد ہو۔ عہد یہ تھا کہ ہم آپ کی بتائی ہوئی باتوں پر پوری طرح عمل کریں گے۔

پس اس تجدیدِ عہد کے لئے ہمیں ہمہ وقت یہ بات پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ نے ہمیں کیا بتایا ہے آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ جو کچھ آپ ہم سے چاہتے ہیں ہمیں اسی طرح کا بن جانا چاہئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہئے اور ان کتب میں سے روحانی علوم حاصل کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں ان کو بار بار سامنے لانا چاہئے۔ کشتی ...... میں جو حصہ تعلیم کا ہے وہ ہمیں بار بار دیکھتے رہنا چاہئے۔ اس کی ایک ایک بات کو سامنے رکھ کر یہ عزم کرنا چاہئے کہ ہم نے اسی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک سفر ہے نیکی ہمیشہ ایک سفر ہی کی طرح ہوتی ہے۔ نیکی کا آغاز کیا جاتا ہے اور پھر اس کو قدم بہ قدم آگے بڑھایا جاتا ہے۔ حضرت صاحب کی تعلیم پر عمل کا آغاز کرنے کے بعد ہمیں کہیں رک نہیں جانا چاہئے۔ آگے ہی آگے بڑھتے رہنا چاہئے۔ گناہوں سے پرہیز۔ نیکیوں پر عمل۔ ہر وہ بات جو ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہے وہ نیکی ہے۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی چھوڑنا نہیں چاہئے۔ اس کی طرف سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جائے تو آہستہ آہستہ بڑی نیکیاں بھی ہمارے دامن سے پھسلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا بھی خیال رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق دے دیتا ہے کہ انسان بڑی بڑی نیکیاں بھی کرے۔

پس نیکیوں کے سفر پر چل پڑنا اور چلتے رہنا ہماری زندگی کا مقصد بن جانا چاہئے ہمیں ہر وقت یہ دیکھتے رہنا چاہئے کہ ہم سے کیا چاہا گیا ہے۔ جیسا کہ یہ بات اکثر کہی گئی ہے کہ بیعت کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اب تمہاری زندگی پہلے سے بہت مختلف ہو جانی چاہئے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بات نظر آئے کہ یہ شخص تو اب وہ نہیں رہا جو یہ پہلے تھا۔ اب مختلف ہو گیا ہے۔ اور یہ مختلف ہو جانا نیکیوں کے ساتھ وابستہ ہونا چاہئے۔ ہم اپنی ذات میں اور اپنے ماحول میں نیکی پر عمل کریں اور نیکی پھیلائیں اور دوسروں کو یہ محسوس کرائیں کہ اصل زندگی نیکی ہی کی زندگی ہے۔

پس آج کا دن تجدید عہد کا دن ہے۔ آج یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے کیا عہد کیا تھا۔ اور یہ دیکھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک اس عہد پر عامل رہے ہیں اور آج بھی عامل ہیں اور یہ عزم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اس عہد پر ہمیشہ عامل رہیں گے۔

آئیے ہم آج کے دن اس عہد کی تجدید کریں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ جماعت قائم کرتے ہوئے لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

ہمارا عزمِ صمیم ہے یہ کہ عہد اپنا نبھائیں گے ہم
خدائے برتر کے آستانے پہ ساری دُنیا کو لائیں گے ہم
ہمارے رستے کی ہر رکاوٹ ہماری مہمیز بن گئی ہے
بفضلِ ربِّ کریم ہر ابتلاء سے اعزاز پائیں گے ہم

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیماری اور تیمارداری

عیادت اور تعزیت کے سلسلہ میں یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں حضرت بانی سلسلہ کی سیرت کے اس حصہ کو پیش کروں جو بیماری اور تیمارداری کی حالتوں میں آپ کے اخلاق اور کیریکٹر کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے اور اس کے متعلقین احباب عزیز و اقربا میں سے بھی بعض بیمار ہوتے ہیں اور اس کو ان کی تیمارداری کرنی پڑتی ہے ان دونوں حالتوں میں اس کے اندرونی اخلاق اور ایمانی کیفیات کا جو منظر سامنے آتا ہے۔ وہ دوسری حالتوں میں ممکن نہیں۔ مجھ کو خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں دونوں قسم کے مواقع دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے مگر قبل اس کے کہ میں ان واقعات کا ذکر کروں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے آپ کی سیرت کے اس پہلو پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے اسے یہاں درج کروں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ آپ کو سخت درد سر ہو رہا تھا اور میں بھی اندر آپ کے پاس بیٹھا تھا اور پاس حد سے زیادہ شور و غل برپا تھا۔ میں نے عرض کیا جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ فرمایا ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو جناب کیوں حکم نہیں کرتے۔ فرمایا آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں۔ میں تو کہہ نہیں سکتا۔ بڑی بڑی سخت بیماریوں میں الگ ایک کوٹھڑی میں پڑے ہیں اور ایسے خاموش پڑے ہیں کہ گویا مزہ میں سو رہے ہیں۔ کسی کا گلہ نہیں کہ تو نے ہمیں کیوں نہیں پوچھا۔ اور تو نے ہمیں پانی نہیں دیا اور تو نے ہماری خدمت نہیں کی۔

"میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص بیمار ہوتا ہے اور تمام تیماردار اس کی بدمزاجی اور چڑچڑاپن سے اور بات بات پر بگڑ جانے سے پناہ مانگ اٹھتے ہیں اسے گالی دیتا ہے۔ اسے گھورتا ہے اور بیوی کی تو شامت آجاتی ہے۔ بیچاری کو نہ دن کو آرام اور نہ رات کو چین۔ کہیں تکان کی وجہ سے ذرا اونگھ گئی ہے۔ بس پھر کیا۔ خدا کی پناہ آسمان کو سر پر اٹھا لیا۔ وہ بیچاری حیران ہے۔ ایک تو خود چور چور ہو رہی ہے۔ اور ادھر یہ فکر لگ گئی ہے کہ کہیں مارے غضب و غیظ کے اس بیمار کا کلیجہ پھٹ نہ جائے غرض جو کچھ بیمار اور بیماری کی حالت ہوتی ہے خدا کی پناہ کون اس سے بے خبر ہے۔ برخلاف اس کے سالہا سال سے دیکھا اور سنا ہے کہ جو طمانیت اور جمعیت اور کسی کو بھی آزار نہ دینا حضرت کے مزاج مبارک کو صحت میں حاصل ہے۔ وہی سکون حالت بیماری میں بھی ہے اور جب بیماری سے افاقہ ہوا معاً وہی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی اور پیار کی باتیں۔ میں بسا اوقات عین اس وقت پہنچا ہوں جبکہ ابھی ابھی سردرد کے لمبے اور سخت دورہ سے آپ کو افاقہ ہوا۔ آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا ہے تو مسکرا کر دیکھا ہے اور فرمایا ہے اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا آپ کسی بڑے عظیم الشان دلکشا نزہت افزا باغ کی سیر سے واپس آئے ہیں جو یہ چہرہ کی رنگت اور چمک دمک اور آواز میں خوشی اور لذت ہے۔ میں ابتدائے حال میں ان نظاروں کو دیکھ کر بڑا حیران ہوتا تھا۔ اس لئے کہ میں اکثر بزرگوں اور حوصلہ اور مردانگی کے مدعیوں کو دیکھ چکا تھا کہ بیماری میں کیا چولہ بدل لیتے ہیں اور بیماری کے بعد کتنی کتنی مدت تک ایسے سڑیل ہوتے ہیں کہ الامان۔ کسی کی تقصیر آئی ہے جو بھلے کی بات منہ سے نکال بیٹھے۔ بال بچے بیوی دوست کسی اوپرے کو دور سے ہی اشارہ کرتے ہیں کہ دیکھنا کالا ناگ ہے نزدیک نہ آنا۔ اصل بات یہ ہے کہ بیماری میں بھی ہوش و حواس اور ایمان اسی کا ٹھکانے رہتا ہے جو صحت کی حالت میں مستقیم الاحوال ہو اور دیکھا گیا ہے کہ بہت سے تندرستی کی حالت میں مغلوب الغضب شخص بیماری میں خالص دیوانے اور شدت جوش سے مصروع ہو جاتے ہیں۔ حقیقت میں ایمان و عرفان اور استقامت کے پرکھنے کے لئے بیماری بڑا بھاری معیار ہے جیسے سکر اور خواب میں بڑبڑانا اور خواب دیکھنا حقیقی تصویر انسان کی دکھا دیتا ہے۔ بیماری بھی صاحب ایمان اور کافر اور دلیر اور بزدل کے پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی ہے۔ بڑا مبارک ہے وہ جو صحت کی حالت میں جوش اور جذبات نفس کی باگ کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا۔"

"برادران! چونکہ موت یقینی ہے اور بیماریاں بھی لابدی ہیں کوشش کرو کہ مزاجوں "میں سکون اور قرار پیدا ہو۔ دین پر خاتمہ ہونا جس کی تمنا ہر "احمدی" کو ہے۔ اور جو امید و بیم میں معلق ہے اسی پر موقوف ہے کہ ہم صحت میں ثبات و تثبیت اور استقامت و اطمینان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اس خوفناک گھڑی میں جو حواس کو سراسیمہ کر دیتی اور عقاید اور خیالات میں زلزلہ ڈال دیتی ہے تثبیت و قرار دشوار ہے۔)

یہی ہے جو میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت میں دکھا چکا ہوں۔ وہ انسان جس پر اس دنیا کی آگ اس دنیا کی آفات اور مکروہات کی آگ یہاں کچھ بھی اثر نہیں کر سکی وہ وہی صاحب ایمان ہے جسے دوزخ کہے گی کہ اے صاحب ایمان گزر جا۔ کہ تیرے نور نے میری نار کو بجھا دیا ہے۔ اے بہشت کو دونوں جیبوں میں اسی طرح موجود رکھنے والے جس طرح آج کل لوگ جیبوں میں گھڑیاں رکھتے ہیں تو یقیناً خدا سے ہے۔ ہاں تو اس کثیف اور مکروہ دنیا کا نہیں ورنہ وجہ کیا کہ یہ دنیا اپنی آفات و امتحانات کے پہاڑ تیرے سر پر توڑتی ہے اور وہ یوں تیرے اوپر سے ٹل جاتے ہیں جیسے بادل سورج کی تیز شعاعوں سے پھٹ جاتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں میں یہ تیرا نرالا قلب اور فوق العادت جمعیت اور سکون اور ٹھہرا ہوا مزاج جو تجھے بخشا گیا ہے۔ یہ کس بات کی دلیل ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تو صاف نتھر کر پہچانا جائے کہ تو زمینی نہیں ہے بلکہ آسمانی ہے۔ آہ! اس زمین کے فرزندوں نے تجھے نہیں پہچانا۔ حق تو یہ تھا کہ آنکھیں تیری راہ میں فرش کرتے اور دلوں میں جگہ دیتے"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ از حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ 22 تا 25)

حقیقت میں بیماری انسان کی ایمانی اور قلبی کیفیت کے جانچنے کے لئے ایک امتحان ہوتا ہے۔ اور بہت تھوڑے ہوتے ہیں جو اس امتحان میں پاس ہوتے ہیں حضرت بانی سلسلہ کو دوران سر کی عام شکایت تھی اور دوسرے لوگ شناخت بھی نہ کر سکتے تھے۔ بعض اوقات مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی دورہ ہو جاتا تھا۔ مگر کبھی آپ کی زبان سے ہائے وائے نہیں سنا گیا بلکہ اگر کوئی آواز آتی تھی تو (اے اللہ تو پاک ہے)

عزم اور ہمت اتنی بلند تھی کہ جونہی اس سے ذرا سا بھی افاقہ ہوتا تو پھر بدستور کام میں مصروف ہو جاتے اور شاداں و فرحاں باہر آتے۔ اور کبھی آپ کے چہرہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ بیماری کے ایک شدید حملہ اور دورہ سے نکل کر آئے ہیں۔ بیماری کے مختلف حملے آپ پر ایام بعثت سے پہلے بھی ہوئے ہیں اور بعد میں بھی۔ لیکن کبھی اور کسی حال میں آپ کے طرز عمل میں تبدیلی نہیں ہوئی۔

قولنج زحیری سے بیمار ہوئے

1880ء میں آپ قولنج زحیری سے بیمار ہوئے۔ سولہ دن تک برابر خون کے دست آتے رہے۔ اور سخت تکلیف تھی۔ مگر باوجود اس سخت تکلیف اور شدت کرب کے نہ تو آپ کے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نکلا جو خداتعالیٰ کے شکوہ کا ہو۔ یا بے صبری ظاہر ہوتی ہو بلکہ مستقل مزاجی کے ساتھ پڑے رہے اور خداتعالیٰ کی حمد کرتے رہے۔ گھر والوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اس مرض سے اب جانبر نہ ہوں گے۔ بٹالہ سے مولوی محمد حسین صاحب کے والد شیخ رحیم بخش صاحب عیادت کے لئے آئے اور انہوں نے یہ کہہ کر اور بھی ڈرایا کہ یہ بیماری آج کل وباء کے طور پر پھیلی ہوئی ہے میں بٹالہ میں ایک جنازہ پڑھ کر آرہا ہوں۔ جو اسی بیماری سے فوت ہوا ہے اور قادیان میں میاں فضل الدین حجام کا والد میاں محمد بخش اسی بیماری سے حضرت صاحب کے ساتھ ہی بیمار ہوا تھا اور آٹھویں دن فوت ہو گیا مگر حضرت سولہ دن تک یہ تکلیف اٹھاتے رہے اور آخر حالت یہ ہو گئی کہ آپ چارپائی سے اٹھ نہ سکتے تھے اور بالکل نومیدی کی حالت نمودار ہوئی۔ آپ کو اگرچہ تاب گویائی نہ تھی تاہم آپ کے ہونٹ ہلتے معلوم ہوتے تھے اور آپ تسبیح میں لگے ہوئے تھے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر القا کیا کہ دریا کی ریت جس کے ساتھ پانی بھی ہو تسبیح اور درود کے ساتھ اپنے بدن پر ملو چنانچہ ریت منگوائی گئی اور آپ تسبیح اور درود کے ساتھ وہ ریت ملتے تھے۔ اور جوں جوں ملتے جاتے تھے بدن آگ میں سے نجات پاتا جاتا تھا اور صبح تک وہ مرض بالکل دور ہو گیا یہ واقعہ آپ کی بعثت سے پہلے کا ہے اور ابھی تک اس کے دیکھنے والے موجود ہیں آپ نے اپنی تصانیف میں بھی اسے شائع کیا ہے۔

غرض بیماروں میں جو چڑچڑاپن، گھبراہٹ اور بے قراری ہوتی ہے وہ آپ میں کبھی نہیں پائی گئی۔ عام طور پر آپ کی حالت یہ تھی کہ بیماری میں خاموش پڑے رہتے تھے۔ اور خدا کی تحمید اور تسبیح کرتے رہتے یا درود پڑھتے رہتے۔

کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ اس وقت کی حالت ہے جبکہ آپ پبلک میں نہ آئے تھے اور گرد و پیش لوگوں کا ہجوم نہ تھا۔ مگر یہ بات غلط ہے آپ کی حالت کی تبدیلی نے آپ کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس وقت بھی آپ ایک بڑے کنبہ کے ایک فرد تھے۔ اور آپ کا خاندان ذی وجاہت اور نوکروں چاکروں کی کبھی کمی نہ تھی۔ مگر آپ کی خلوت پسند طبیعت نے کبھی یہ گوارا نہیں کیا۔ مزاج میں ایک قسم کا سکون تھا۔ اور بیماری میں بے قراری اور بے تابی آپ کے پاس نہ آتی تھی۔

مبعوث ہونے کے بعد جبکہ لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہو گئی تب بھی آپ کی یہی حالت تھی۔ دو زرد چادروں میں تو آپ ہمیشہ رہتے ہی تھے۔ یعنی دوران سر اور ذیابیطس کی شکایت رہتی تھی۔ مگر ان بیماریوں کے باوجود اپنے کاروبار میں ہمیشہ مصروف رہتے بلکہ سچ یہ ہے کہ جس قدر بڑی بڑی کتابیں آپ نے تصنیف فرمائی ہیں وہ انہیں بیماریوں کے حملے میں لکھی گئیں۔

آپ ہمیشہ اپنی بیماری کو خداتعالیٰ کی کسی عظیم الشان مصلحت کا نتیجہ یقین کرتے تھے۔ اور بیماری میں آپ کی توجہ دعا اور خداتعالیٰ کی طرف بے حد مبذول ہو جاتی تھی۔ نہ یہ کہ خود دعا کیا کرتے بلکہ دوسرے دوستوں کو بھی دعا کے لئے تحریک کرتے رہتے اور یہ ایک ایسا امر ہے جس سے آپ کا دعا پر یقین اور ایمان کامل ثابت ہوتا ہے۔

مئی 1902ء کے عشرہ اول میں حضرت بانی سلسلہ پر درد گردہ کی قسم کا ایک حملہ ہوا۔ یہ حملہ نہایت خطرناک تھا۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین آپ کا علاج کر رہے تھے۔ مگر اس حملہ میں جو موت کے قریب پہنچا دینے والا تھا۔ کسی قسم کی جزع فزع ہائے وائے آپ کے منہ سے نہیں سنی گئی۔ آپ خود بھی دعا میں مصروف تھے اور خدام کو بھی آپ نے دعا کے لئے خاص طور پر تاکید کی۔ چنانچہ بیت اقصیٰ میں خاص طور پر دعا کی گئی۔ اس وقت حالت ایسی ہو گئی تھی کہ گویا آخری وقت ہے۔ مگر آپ کی طرف سے کسی گھبراہٹ اور بے اطمینانی کا اظہار نہ تھا۔ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو حکم دیا کہ باہر بھی دوستوں کو دعا کے لئے خطوط لکھیں۔ چنانچہ 10۔ مئی 1902ء کو انہوں نے کچھ خطوط لکھ دیئے مگر رات کو ہی آپ کی حالت میں ایک فوری تغیر ہوا۔ چنانچہ 11۔ مئی 1902ء کو الحکم کا جو غیر معمولی نمبر میں نے شائع کیا اس میں حضرت مولوی صاحب نے آپ کے کلمات طیبات کو لکھا۔ جس سے آپ کی اس حالت ایمانی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانی کا پتہ لگتا ہے جو حالت مرض میں تھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"بہت سے مخلص دوستوں کو کل ہی کی ڈاک میں حضرت بانی سلسلہ کے حکم سے آپ کی علالت طبع کی نسبت خط لکھے تھے اور ان سے چاہا گیا تھا کہ وہ حضرت کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔ ان کے اور عام احباب کی اطلاع کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل نے مجھے عمدہ اور من مانا موقعہ دیا کہ میں ان کو بشارت دوں کہ حضرت بانی سلسلہ کو رات سے پوری عافیت حاصل ہو گئی۔

- - - - - - - - - -

صلب یعنی پیٹھ کے متعلقات کے درد سے وہی واقعہ جو پورا موت کا نمونہ تھا۔ پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے عافیت بخشی اور فرمایا جس طرح وہ بادشاہ جسے نبی نے کہا کہ تیری عمر کے پندرہ دن رہ گئے ہیں اور اس نے بڑی تضرع اور خشوع سے گریہ وبکا کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس نبی کی معرفت اسے بشارت دی کہ اس کی عمر پندرہ روز کی جگہ پندرہ سال تک بڑھائی گئی اور معاً اسے ایک اور خوشخبری دی گئی کہ دشمن پر اسے فتح نصیب ہو گی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو بشارتیں دی ہیں ایک عافیت یعنی عمر کی درازی کی بشارت۔ جس کے الفاظ ہیں خوشی کا مقام دوسری عظیم الشان نصرت اور فتح کی بشارت۔ فرمایا دشمنوں کی یہ آخری خوشی تھی اور فرمایا پرسوں طبیعت بالکل درست ہو گئی تھی مگر برف پینے کے سبب سے دوبارہ درد کی شدت زور پکڑ گئی۔ اور فرمایا میں نے اس میں غور کی کہ کیوں قضاو قدر نے مجھے اتنی برف پلادی کہ جس سے خوفناک حد تک مرض کی نوبت پہنچ گئی مجھے اس میں کئی اسرار معلوم ہوئے اول یہ کہ بعض دوستوں کے لئے مجھے ہنوز پر درد اور مخلصانہ دعا کرنی تھی۔ اور اس کا موقعہ وہی حزن اور کرب کی گھڑیاں تھیں۔ جو جاتی رہی تھیں۔ دوم بعض دوستوں کو ہمارے حق میں پر سوز اور مخلصانہ دعائیں کرنے کا ثواب ملنا تھا۔ سوم خدا نے چاہا کہ تھوڑی دیر کے لئے دشمن بھی خوش ہو لیں اور اس خوشی سے اپنے لئے وہ سامان پیدا کریں اور اس قضاو قدر کی تحریک کریں جو ان کے لئے مقدر ہے۔ چہارم بعض ثواب اور مدارج ہیں جن کا ملنا موقوف تھا ایسی نازک اور جان گداز حالت پر۔ اس بیماری کے اثناء میں جس چیز نے میرے ایمان کو بڑھایا۔ اور اس میں وہ نور بخشا وہ حضرت کا بار بار اپنے احباب کو دعا کی تاکید کرنا تھا۔ حضرت بار بار خدام کو عورتوں کو جو آپ کے گرد و پیش جمع رہتیں اور باہر خدام کو بار بار کہتے اور کہلا کر بھیجتے کہ دعائیں کرو اور استغفار بہت پڑھو۔ کہ یہ ابتلا کا وقت ہے۔"

آپ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے بہت ڈرتے اور اس کے فضل کے لئے دعاؤں کو بہترین ذریعہ یقین کرتے تھے یہ آپ کی ایک بیماری کا نقشہ ہے۔ عام طور پر یہی حالت تھی۔ بیماری میں آپ کی توجہ الی اللہ بہت بڑھ جاتی تھی اور آپ عام طور پر فرمایا کرتے تھے کہ بیمار اقرب الی اللہ ہوتا ہے۔

ایک اور واقعہ

ایک مرتبہ آپ بعد مغرب حسب معمول شہ نشین پر تشریف فرما تھے۔ اور گرمی کا موسم تھا کہ آپ پر ضعف قلب کا دورہ ہوا۔ یکایک آپ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ آپ نے مشک نکال کر (جو ہمیشہ رومال میں باندھ کر رکھا کرتے تھے) کھایا اور گرم پانی منگوایا گیا۔ جس میں پاؤں رکھے گئے۔ حملہ بہت سخت تھا۔ اس حالت کی خبر پیرا پہاڑیا (ملازم حضرت صاحب) کو بھی ہوئی۔ وہ بھاگا آیا اور اس کے پاؤں کیچڑ میں لت پت تھے۔ اسی حالت میں آگے چلا آیا۔ کسی نے اس کو روکنا چاہا مگر آپ نے فرمایا مت روکو وہ کیا جانتا ہے کہ کیچڑ والے پاؤں سے فرش پر جانا ہے یا نہیں محبت سے آیا ہے آنے دو۔ اس وقت تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ (پاک ہے تو اے اللہ۔ پاک ہے تو اے اللہ) کہتے تھے۔ اور یہی آواز سننے میں آتی تھی۔ چہرہ پر طمانیت اور تسلی تھی اور اندر سے جب دریافت کیا جاتا اور بار بار دریافت کیا جاتا تو آپ فرما دیتے دورہ ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہوں فکر نہ کریں۔ قریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک برابر اسی طرح پر مالش وغیرہ ہوتی رہی تب آپ کی طبیعت درست ہوئی اور عبادت ادا کر کے اندر تشریف لے گئے۔

ہم لوگ جو ارد گرد بیٹھے تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر بردا طراف ہو رہی تھی گھبرا رہے تھے مگر آپ کی طبیعت میں سکون اور اطمینان تھا۔

عام حالت

بیماری میں عام طور پر جس طرح آپ کی توجہ دعا کی طرف ہوتی تھی اور زیادہ زور دعاؤں ہی پر ہوتا تھا۔ دوا کی طرف بھی آپ توجہ کرتے تھے فوراً علاج کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ اور تمسک بالاسباب کو بھی ضروری سمجھتے تھے۔ اور اس غرض کے لئے کبھی اس بات کی پروانہ کرتے تھے کہ اس علاج پر کیا خرچ ہوتا ہے جب آپ پر کسی بڑی بیماری کا حملہ ہوتا تھا وہ کسی بڑی عظیم الشان خدائی خبر کا پیش خیمہ ہوتی تھی۔ جنوری 1900ء کے اوائل میں مرزا امام الدین صاحب اور ان کے رفقا نے بیت کا راستہ ایک دیوار کے ذریعہ بند کر دیا اس وقت آپ کو درد سر کا دورہ ہوا چنانچہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت صاحب کو کل معمولاً" درد سر تھا۔ اور ہم نے بھی عادتاً یقین کر لیا تھا کہ تحریک تو ہو ہی گئی ہے اب خدا کا کلام نازل ہو گا۔ ظہر کے وقت آپ بیت مبارک میں تشریف لائے۔ اور فرمایا درد سر بہت ہے دونوں عبادتیں جمع کر کے پڑھ لی جائیں۔ عبادت پڑھ کر اندر تشریف لے گئے اور سلسلہ خدائی خبر کا شروع ہوا اور مغرب تک تار بندھا رہا۔ مغرب کو تشریف لائے اور خدائی خبر اور کلام الٰہی پر بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے کہ کس طرح خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اور ملہم کو اس پر کیسا یقین ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے الفاظ ہیں اگرچہ دوسرے اس کی کیفیت سمجھ نہ سکیں"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ مصنفہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 56)

اور جس وقت یہ خدائی خبر نازل ہوئی ہے حضرت سید فضل شاہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور آپ کے پاؤں دباتے تھے۔ انہوں نے اس کیفیت اور نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ پر غنودگی طاری ہوتی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد الٰہی خبر نازل ہوتی تھی اور آپ لکھواتے جاتے تھے۔

مختصر یہ کہ آپ کی علالت عام طور پر کسی خدائی خبر کا پیش خیمہ ہوتی تھی اور جس قدر شدت سے بیماری کا حملہ ہوتا تھا اسی قدر عظیم الشان نشان نازل ہوتا تھا۔ ان بیماریوں میں یہ بھی دیکھا گیا کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ نے بعض خاص علاج آپ کو بتا دیئے۔ اور ادویات متشکل ہو کر سامنے آ گئیں جیسا کہ ایک مرتبہ پیپر منٹ حاضر ہوا۔ اور اس نے کہا کہ "خاکسار پیپر منٹ" اور اسی طرح بعض بیماریوں کا آپ کو خطرہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے محفوظ رہنے کی بشارت دی۔

آپ کی تیمارداری

جس طرح آپ اپنی بیماری میں ایک سکون اور اطمینان کی حالت میں رہتے تھے۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی بیمار ہو جاتا تھا تو آپ اس کے علاج اور تیمارداری میں اس طرح منہمک ہو جاتے تھے کہ دیکھنے والے کو حیرت ہوتی تھی۔ اور جس قدر انسانی قدرت اور ہمت میں ہے آپ تمسک بالاسباب کر کے خدا تعالیٰ پر توکل کرتے اور آپ کی ساری توجہ اسی شافی الامراض کی طرف ہوتی تھی۔ آپ خود ڈاکٹروں اور طبیبوں کو بھی ہمیشہ اسی قسم کا وعظ اور ہدایت فرماتے رہتے تھے۔

بعض واقعات کا اظہار یہاں کرتا ہوں۔

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا واقعہ

ایک مرتبہ آپ نے کشف میں صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کے متعلق دیکھا کہ وہ مبہوت اور بدحواس ہو کر دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور حواس اڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ ابا پانی یعنی مجھے پانی دو حضرت صاحب اس وقت باغ میں مقیم تھے اور دو گھنٹہ بعد اس کشف کے بعینہ یہ واقع پیش آیا۔ آٹھ بجے صبح کا وقت تھا اور حضرت صاحب ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ مبارک احمد چار برس کی عمر کا تھا۔ یکایک وہ اسی طرح مبہوت حضرت کی طرف آیا اور کشف پورا ہو گیا آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے اس کو گود میں اٹھا لیا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں تیز قدم اٹھا کر اور دوڑ کر کنوئیں تک پہنچا اور اس کے منہ میں پانی ڈالا"

اس نقشہ کا تصور کریں کہ جب آپ چار برس کے بچے کو اٹھاتے ہوئے کنوئیں کی طرف بھاگے جا رہے تھے۔ آپ نے یہ پروا نہیں کی کہ میں آواز دے کر اپنے بیسیوں خادموں کو بلا سکتا ہوں پانی ہی منگوا سکتا ہوں۔ کسی کا انتظار نہیں کیا بلکہ خود اٹھا کر بھاگتے ہوئے کنوئیں کی طرف چلے گئے۔

اپنی اولاد اور اقارب کے ساتھ ہی یہ بات مخصوص نہ تھی بلکہ ہر ایک کے ساتھ ہی آپ کو اسی قسم کا درد تھا۔ اور آپ دوسروں کے لئے اپنا آرام قربان کر دیتے تھے۔

حضرت اماں جان پر جب کبھی بیماری کا حملہ ہوتا تو آپ ہر طرح آپ کی ہمدردی اور خدمت کرنا ضروری سمجھتے تھے اور اپنے عمل سے آپ نے یہ تعلیم ہم سب کو دی کہ بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہیں؟ جس طرح پر وہ ہماری خدمت کرتی ہے عند الضرورت وہ مستحق ہے کہ ہم اسی قسم کا سلوک اس سے کریں۔

چنانچہ آپ علاج اور توجہ الی اللہ ہی میں مصروف نہ رہتے بلکہ بعض اوقات حضرت اماں جان کو دباتے بھی تاکہ آپ کو تسلی اور سکون ملے۔ احمق اور نادان ممکن ہے اس پر اعتراض کریں مگر حقیقت میں نسوانی حقوق کی صیانت اور ان کے حقوق کی مساوات کا یہ بہترین نمونہ ہے جو حضرت بانی سلسلہ نے دکھایا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی تیمارداری اور عیادت کے واقعات اوپر بیان ہو چکے ہیں حضرت حکیم مولوی نور الدین اور بعض دوسرے دوستوں کی علالت میں بھی آپ کا کرم و رحم بے حد تھا۔ اور مرض الموت میں یہی انسان کے لئے تسلی بخش ہوتا ہے۔

علاج معالجہ بھی کرتے تھے

شاید یہ باب نامکمل رہ جائے اگر میں یہ ذکر نہ کروں کہ بیماروں کے ساتھ ہمدردی لفظاً ہی نہ تھی اور نہ دوسروں کو تاکید کی صورت میں ہی تھی بلکہ آپ خود علاج بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ بطور پیشہ کے نہیں بلکہ محض خدا کی مخلوق کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے۔ آپ نے طب اپنے والد صاحب سے سبقاً پڑھی تھی۔ مگر بطور پیشہ کے اس کو کبھی اختیار نہ کیا۔ البتہ کسی کو جب ضرورت ہوتی تو آپ اس کا علاج بغیر کسی اجر کی ادنیٰ سی تحریک اور خواہش کے بھی کرتے اور قیمتی ادویات اپنے پاس سے دے دیتے۔ اوائل میں آپ کے گھر میں اچھا خاصہ ہسپتال تھا۔ اور صبح کے وقت کا بہت سا حصہ غربا اور مرضیٰ کو ادویات دینے میں بھی صرف ہوتا تھا۔ اور آپ اس خدمت کو اسی طرح کرتے جس طرح دوسری دینی خدمات کو پوری مسرت اور انشراح کے ساتھ۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے اس کا نقشہ چشم دید واقعہ کی بناء پر کھینچا ہے۔ اور بہترین نقشہ دکھایا ہے فرماتے ہیں۔

"بعض اوقات دوا درمل پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں "میرجاجی جرا بوا کھولو تاں" (یعنی مرزا صاحب ذرا دروازہ تو کھولو) حضرت اس طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذیشان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارہ سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے ہمارا وقت

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیلرز: سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی، فرج، CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی
اس کے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

انعام الیکٹرانکس

بالمقابل رحیم ہسپتال
پروپرائیٹر: خواجہ احسان اللہ گوجر خان
فون آفس: 0571-510086 / 0571 510140 رہائش: 0571-2868

ڈیلر پی سی بورڈ۔ ٹی وی مانیٹر
پاور سپلائی۔ ویڈیو گیمز
ویڈیو گیمز کا کاروبار کرنیوالے حضرات مفید مشورہ حاصل کریں

ٹی وی ٹرالی اینڈ ڈیک باڈی میکرز۔ باکس میکرز دلکش و دیدہ زیب ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں۔

احمد الیکٹرونکس

سیل اینڈ سروس
پروپرائیٹرز: ایم ابرار احمد / ایم داؤد احمد
گول چکر ساہیوال
فون: 0441-62766

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان

ESTD 1942 **ZAFAR** PHONE 716088
BOOK DEPOT
77-URDU BAZAR SARGODHA.

ظفر بک ڈپو

77- اردو بازار سرگودہا فون: 0451 - 716088

خان ڈیزل لیبارٹری

المدینہ مارکیٹ - بالمقابل GTS چوک
ڈیرہ اڈا ملتان
پروپرائیٹر: قمر احمد خان
فون: 32406

سالِ نَو احباب جماعت احمدیہ کو مبارک • احمدیہ ٹیلی ویژن کی چوبیس گھنٹے کی عالمی نشریات کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد

محمد یعقوب
محمد یوسف

فروٹ اینڈ ویجی ٹیبل کمشن ایجنٹ

MY

دوکان 142 آئی/ ایلیون
اسلام آباد
فون دوکان: 051 — 443262 / 861320
رہائش: 051 - 844366

• شٹر گیٹ • چینل گیٹ • گرل • ریلنگ • پائپ ونڈوز وغیرہ وغیرہ

النور سٹیل ڈیکوریٹرز

مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد
آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/4 عقب بلیو سٹار ہوٹل - اسلام آباد
فون: 051-256158

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لین دین کیلئے ایک با اعتماد ادارہ جو کہ عرصہ 25 سال سے احباب کی احسن طریقہ سے خدمات سرانجام دے رہا ہے

پراپرٹی ایکسچینج سنٹر

یہ ادارہ پراپرٹی مینجمنٹ کا کام بھی پوری مستعدی اور دیانتداری سے انجام دیتا ہے۔ یہ سہولت ان احباب کیلئے ہے جو اسلام آباد و پاکستان میں نہ رہنے کی وجہ سے خود انجام نہیں دے سکتے

فلیٹ نمبر 14 جناح سپر مارکیٹ F - 7 مرکز
اسلام آباد

فون دفتر: 217218-217219-217220
217221-217222
822244 - 829433
فیکس: 217219

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹویوٹا کرولا ۔ نسان سنی پٹرول اور ڈیزل 2C-1-CL
CD 17-1-N کے جینئین پرزہ جات دستیاب ہیں۔

NISSAN **الرحمٰن آٹوز**

146۔اے شعیب بلال مارکیٹ نزد لاری اڈہ
فون: 761154 فیکس 710016 (فیصل آباد)

ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے

پاک ربڑ انڈسٹریز ڈسکہ روڈ

پوسٹ بکس: 2450 سیالکوٹ
پروپرائیٹرز: عبدالحفیظ گھمن فون آفس 0432-550437
امان اللہ گھمن 550919

WE DEAL IN ALL KIND OF TEXTILE PARTS

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES

14 - TAIMOUR ROAD CHOWK SHAHEEDAN MULTAN
Ph: 33633, 583512. Fax: 583512

ہیلو ہیلو ٹی وی سنٹر

فاطمہ جناح روڈ نزد پل ہائی وے
سرگودہا
پروپرائیٹر: میاں وسیم احمد
فون: 0451-214155

VIP ENTERPRISES

RENT SALE PURCHASE
WE DEAL ANY KIND PROPERTY OF ISLAMABAD
PLEASE CONT: 270056 - 817423

SUHAIL SADDIQUE

OFFICE NO. 13, 98-E, PENORAMA CENTRE, BLUE AVE. ISLAMABAD

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لئے آپ کا
شوروم

الرحیم نیو
جیولرز

خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 664-0231 - 664-3442
فیکس (92-21) 6643299

THE NAME IN THE GAME

MANUFACTURER AND EXPORTER
OF SPORTS GOODS AND WEARS

LEABROS INDUSTRIES

WAZIR ABAD ROAD, ISMAIL ABAD, SIALKOT PAKISTAN.
TEL: (0432) 260323, 260314, 262292, 262293 FAX: (0432) 262239

LEABROS SPORTARTIKEL GMBH

NASEER MEHMOOD MALIK

INDUSTRIE STR-31
63674 ALTENSTADT / HESSEN GERMANY
TEL: (06047) (6058-59) FAX: (06047) (1258)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضائع ہوتا ہے وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا۔ اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جانکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے اللہ! اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ

"یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ (صاحب ایمان) کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہئے۔"

ادویات خواہ کتنی ہی قیمتی ہوں آپ بے دریغ دے دیتے تھے۔ اور فوراً دے دیتے تھے تریاق الٰہی جب آپ نے تیار کیا اور وہ بہت قیمتی تھا۔ ہزاروں روپیہ اس پر خرچ آئے جب کسی نے مانگا تو آپ کافی مقدار میں جھٹ لا کر دے دیتے تھے۔ اور کسی مریض کے لئے جب کسی دوا کی ضرورت ہوئی اور معلوم ہوا کہ آپ کے سوا اور کسی جگہ نہیں ملتی تو فوراً آپ ساری کی ساری اٹھا کر دے دیتے تھے کہ کسی طرح مریض کو فائدہ پہنچے۔ مریضوں کو جب آپ ادویات دیا کرتے تھے تو خود اپنے ہاتھ سے تیار کر کے دیتے تھے۔ اس کام میں آپ کی مدد کرنے کے لئے کوئی کمپونڈر یا خادم نہ ہوتا بلکہ آپ ادویات کے معاملہ میں خاص طور پر احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔

ایک یتیم کے معالجہ میں سرگرمی

اس خصوص میں آپ کی سیرت کا یہ پہلو نا تمام رہ جائے گا اگر میں ایک یتیم کے واقعہ کا ذکر نہ کروں۔ ایک یتیم لڑکا جس کا نام فجا ہے وہ آج کل یہاں قادیان ہی میں ایک مخلص احمدی کی حیثیت سے رہتا اور صاحب اولاد ہے اور معماری کا کام کرتا ہے۔ ابتداء میں مرزا نظام الدین صاحب کے گھر میں رہتا تھا۔ بعض سختیوں کو ناقابل برداشت پا کر وہ حضرت صاحب کے گھر میں آگیا۔ کسی سرپرستی اور تربیت کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب تھی اطوار وحشیانہ اور غیر مہذبانہ تھے۔ طبیعت میں تیزی تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنی شوخی کی وجہ سے جل گیا۔ کھولتا ہوا پانی اس کے سارے بدن پر گر گیا۔ حضرت بانی سلسلہ کو اس کے لئے اس سے کم صدمہ نہیں ہوا جس قدر اپنے لخت جگر کے لئے ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی چشم زخم پہنچا تھا۔

آپ ہمہ تن اس کے علاج میں مصروف ہو گئے۔ بدن پر تازہ دھنی ہوئی روئی رکھی جاتی تھی اور بڑی احتیاط کی جاتی تھی۔ اس کے علاج میں آپ نے نہ تو روپیہ کی پروا کی اور نہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی مضائقہ کیا۔ اور نہ ہی غور و پرداخت اور غذا و دوا میں کوئی کمی جائز رکھی گئی۔ خود اپنے سامنے ہر چیز کا انتظام کراتے تھے۔ اور اس کو ہمیشہ تسلی دیتے تھے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس صدمہ سے یہ بچ گیا تو نیک ہوگا۔ چنانچہ آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بلا سے نجات دی اور اب وہ ایک مخلص احمدی ہے۔ اس جلنے کا نشان اس کے بدن پر اب تک باقی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس وقت وہ ایک میلی کچیلی شکل کا بچہ تھا۔ اور کسمپرسی کی حالت میں اس نے زندگی کے ابتدائی دن کاٹے تھے۔ عرف عام کے لحاظ سے کسی بڑی قوم اور خاندان سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ ایسی مصیبت کے وقت میں جبکہ انسان اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی علالت سے بھی اکتا جاتا ہے آپ ایک لمبے عرصہ تک اس کی تیمارداری میں مصروف رہے اور نہ صرف خود بلکہ سب گھر والوں کو اس کے متعلق خاص طور پر ہدایات تھیں۔ اس کے آرام اور علاج میں کوئی کمی نہ کی جاوے۔ یتیم پروری اور تیمارداری کی یہ بہترین مثال ہے۔

آپ کے صاحبزادے اکثر بیمار ہو جاتے ان کے علاج معالجہ اور دوا درمن میں راتوں کو دن کر دینا معمولی بات ہوتی تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب) کی آنکھیں بیمار تھیں آپ اس کے علاج کے لئے بٹالہ تشریف لے گئے۔ اور ساری ساری رات خود لے کر ٹہلتے رہتے اور ان کو بہلاتے۔ مگر کبھی شکایت نہ کی۔ ہم نے اپنے گھروں میں دیکھا ہے کہ بیماری ذرا لمبی ہوئی یا کسی کو زیادہ وقت تک کسی بیمار کے پاس رہنا پڑا تو گھبرا کر ایسے الفاظ منہ سے نکال دیتے ہیں جو قابل افسوس ہوتے ہیں مگر حضرت کو دیکھا گیا کہ بعض اوقات مہینوں تیمارداری کرنی پڑی ہے اور ساری ساری رات اور دن بھر اس کوفت میں رہے ہیں مگر زبان سے کوئی لفظ شکوہ کا نہیں نکلا۔ پوری مستعدی کے ساتھ اس میں لگے رہے۔ تیمارداری میں گھبراہٹ اور بیمار کی حالت اور چڑچڑاہٹ سے آپ کو رنج نہ پیدا ہوتا تھا۔ اور نہ اس کی حالت کے کسی مرحلہ پر نازک ہو جانے سے کوئی مایوسی ظاہر ہوتی تھی۔ مایوسی تو کبھی اور کسی حال میں آپ کے نزدیک آہی نہیں سکتی بلکہ خطرناک حالتوں میں بھی آپ کے چہرہ کو دیکھ کر حد درجہ کا ناامید اور کمزور طبیعت کا انسان ایک قوت اور امید کی شعاع اپنے اندر پیدا کر لیتا تھا۔ غرض نہ تو اپنی بیماری میں گھبراہٹ اور چڑچڑاپن آپ میں ہوتا تھا۔ ایک سکون اور اطمینان سے بیٹھے رہتے تھے اور ادویات کے استعمال سے جی نہ چراتے۔ کیسی ہی تلخ اور بدمزہ دوائی ہو بغیر منہ بنانے اور ذرا بھی تامل کرنے کے پی لیتے تھے۔ اور اوپر والوں کو اپنی تیمارداری کے لئے کوئی تکلیف نہ دیتے۔ طبیعت میں استقامت اور عزم اور قوت اس حالت میں بھی پاتے تھے۔ جبکہ اسہال کی کثرت یا دوران سر اور برد اطراف کے دورے نے نقاہت اور ضعف پیدا کر دیا ہو۔ بعض اوقات بیماریوں کے لمبے دورے میں عام طور پر خود مریض بھی جان سے بیزار ہو جاتا اور گھبرا جاتا ہے آپ بیماری میں بھی اس شوق و ذوق سے پڑے رہتے کہ دیکھنے والا آپ کو ایسی حالت میں بیمار نہ سمجھتا۔ آپ کے کام آپ کے کلام اور آپ کے عزم سے اس بات کا سمجھنا محال ہو گیا تھا۔ آخری حصہ تو عموماً بیماری میں ہی گزرا ہے اور جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں تمام بڑی بڑی تصانیف بیماری ہی میں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ ایام بیماری میں آپ کا قلم تیز ہو جاتا تھا۔ آپ سمجھتے تھے کہ شاید وقت قریب آگیا ہے اس لئے جس قدر کام ہو سکے وہ کم ہے۔

جس طرح اپنی بیماری میں آپ کی یہ حالت تھی۔ متعلقین اور دوسروں کی تیمارداری میں بھی آپ کا استقلال اور اطمینان ایک اعجازی حیثیت رکھتا تھا۔ ایک طرف بیمار کا چڑچڑاپن اس کی تکلیف اور دواؤں کی بدمزگی سے نفرت ہے دوسری طرف اپنی بے آرامی اس کے علاج میں مصروفیت اس کی نگہداشت اور سلسلہ کے کاموں میں مصروفیت مزید برآں ہے۔ مگر یہ تمام بے آرامیاں تمام کوفتیں اس طرح سے گزار لیتے کہ گویا کوئی واقعہ ہے ہی نہیں۔ یہ سب کچھ انسانی ہمدردی اور تعظیم لامراللہ کی بناء پر تھا۔ بیماری اور تیمارداری دونوں حالتوں میں یہ شیر خدا ایک جنت کی حالت میں تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اگر موت فوت کا کوئی واقعہ ہو جاتا تو وہ حالت بھی آپ کی حالت میں تغیر پیدا نہ کرتی۔ بیماری کی حالت میں وہ شکور تھا اور موت فوت کی حالت میں راضی بالقضا تھا۔ اس کی زندگی میں کوئی لمحہ ایسا نہ آتا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ سے اپنے قرب اور صدق اور وفا کے مقام کو آگے نہ پاتا ہو۔

حضرت بانی سلسلہ کے جو اخلاق بیماری اور تیمارداری میں ظاہر ہوئے ہیں واقعات کے لحاظ سے وہ کثیر التعداد ہیں۔ اور یہ بھی آسان نہیں کہ اخلاقی اعجاز اور اعجاز میں فرق کیا جاسکے۔ یعنی جو نشانات آپ کی دعاؤں سے بیماروں کی صحت و شفا کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں وہ بھی کثیر التعداد ہیں۔ مگر میں ان کو عام طور پر آپ کے اعجازات کی تفصیل میں کہوں گا۔ یہاں میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو اگرچہ بجائے خود ایک زبردست نشان ہے۔ مگر اس میں حضرت بانی سلسلہ کے اس اخلاق فاضلہ کا بھی ثبوت ملتا ہے جو مسافروں اور غریب الوطن لوگوں کی تیمارداری میں آپ سے ظاہر ہوتا تھا۔ اوپر میں نے ایک واقعہ ایک یتیم بچہ کے علاج کا بتایا ہے۔ یہ ایک غریب الوطن کا واقعہ ہے۔

ایک غریب الوطن لڑکے کی تیمارداری

مکرم سیٹھ حسن صاحب رئیس یادگیر نے (جو سلسلہ کے ایک مخلص اور پرانے احمدی ہیں) عبدالکریم نامی ایک لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ اتفاق سے اس کو ایک دیوانہ کتے نے کاٹا۔ اس کو علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا۔ وہاں سے شفایاب ہو کر جب وہ قادیان میں آیا تو یکایک اس کی بیماری عود کر آئی۔ اور دیوانگی کے آثار اس پر ظاہر ہوئے۔ حضرت بانی سلسلہ کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ کا دل اس غریب الوطن کی حالت پر پگھل گیا۔ اور آپ کو دعا کے لئے خاص رقت پیدا ہوئی۔ عبدالکریم کو بورڈنگ سے نکال کر اس کے ایک حصہ میں رکھا جس میں خاکسار راقم الحروف عرفانی رہتا تھا۔ وہ مکان سید محمد علی شاہ صاحب کا تھا۔ کسولی سے بذریعہ تار معلوم کیا گیا تو انہوں نے اسے لاعلاج بتایا۔ مگر حضرت بانی سلسلہ نے اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے اس قدر توجہ فرمائی کہ حیرت ہوتی تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ اس کی خبر منگواتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ سے دوا تیار کر کے اس کے لئے بھجواتے تھے۔ آپ اس قدر بے قرار تھے کہ کوئی اپنے عزیز کے لئے بھی نہیں ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا اور وہ اب تک زندہ ہے اور صاحب اولاد ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل حضرت صاحب کی تصانیف میں ہے۔ مگر میں اس واقعہ کو دیکھنے والا ہوں یہ نشان میری آنکھوں کے سامنے میرے مکان میں ظاہر ہوا۔ خود حضرت بانی سلسلہ نے بھی اس بے قراری اور اضطراب کا اظہار فرمایا ہے۔ جو اس کے لئے آپ کے دل میں پیدا ہوا چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہو گی تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا۔ اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔"

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 480)

تحریک جدید میں بچوں کو شامل کرنے کی تاکید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 7۔ دسمبر 1957ء کو خطبہ میں فرمایا۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں۔"

فہرست ہائے وعدہ جات میں بچوں کی شمولیت میں کمی دیکھتے ہوئے عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ والدین کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا مذکورہ بالا ارشاد سنا کران کی حیثیت کے مطابق بچوں کے وعدے بھی حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل۔لندن

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

عاجزی اور انکساری کے باب میں حضرت بانی سلسلہ نے کامل فدائیت اور وفاداری کے ساتھ عجز و انکسار کی ہر راہ پر کچھ اس شان سے قدم بڑھائے کہ علام الغیوب خدا نے جو ہر انسان کی ہر حرکت و سکون اور نہاں در نہاں ارادوں اور عزائم سے واقف ہے اس نے عرش سے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے اس پیارے بندے' حضرت بانی سلسلہ نے عاجزی' انکساری اور خاکساری میں وہ مقام حاصل کرلیا ہے کہ اس کی سب ادائیں خدا کی نظر میں محبوب اور پیاری ہو گئی ہیں۔ جب یہ مقام آیا تو خدا نے آپ کو یہ نوید سنائی کہ:۔

"تیسری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

کتنا عظیم مقام ہے جو آپ کو عطا ہوا۔ جب خدا کسی بندے کو پیار کرنے لگے اور اس بندہ کی ادائیں اس کو پسند آئیں اور وہ اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی اس بندے پر کردے تو اس سے زیادہ خوش قسمتی اور سعادت کسی انسان کی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہی بلند و بالا مقام سعادت حضرت بانی سلسلہ کے حصہ میں آیا۔ آیئے ذرا دیکھیں کہ وہ کون سی راہیں تھیں جن پر آپ نے قدم رکھا اور کون سی راہیں اور کون سی ادائیں تھیں جو خالق کائنات کی نظر میں محبوب اور پیاری ٹھہریں!

حضرت بانی سلسلہ کے اوصاف حمیدہ میں عجز و انکسار کا وصف بہت نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ آپ ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ چاہتے تو ساری زندگی بڑے ٹھاٹھ سے گزار سکتے تھے۔ والد صاحب کی خواہش بھی تھی کہ کسی اعلیٰ عہدے پر ملازم ہو جائیں۔ لیکن آپ نے اس موقعہ پر جو جواب دیا وہ آپ کی دلی کیفیات کا بہترین ترجمان تھا۔ آپ نے فرمایا۔

"میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"

دربار الٰہی کے اس خوش قسمت نوکر نے اپنی ساری زندگی انتہائی سادگی اور خاکساری میں گزاری۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ

"والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری"

یہ فقیرانہ زندگی غربت یا کم مائیگی کی وجہ سے نہ تھی بلکہ یہ ایک فقر تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کی طرز زندگی نہایت سادہ اور تکلفات سے پاک تھی۔ فرمایا۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

اس رضوان یار کی خاطر آپ نے زندگی کے سب تکلفات کو خیر باد کہہ دیا اور عاجزی و انکساری کے انداز کو اس خوبصورتی سے اپنایا کہ سادگی اور انکسار میں بھی ایک رعب اور عظمت نظر آتی تھی۔ ایک موقع پر فرمایا:۔

"مجھے وہ لوگ جو دنیا میں سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔"

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا"

حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات کے انداز بیان پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ عجز و انکساری کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تان اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کے تذکرہ پر ٹوٹتی ہے اور جب شکر گزاری کے جذبات کا بیان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اپنی خاکساری اور عاجزی کا تذکرہ ایک لازمی جزو کے طور پر چلا آتا ہے۔ گویا یہ دو دھارے ہیں جو ایک ساتھ بہتے دکھائی دیتے ہیں اور باہم کچھ اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں کہ ان کو جدا نہیں کیا جاسکتا۔ دیکھئے یہ عارفانہ انداز شکر اور عجز و نیاز کس شان کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات میں نظر آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔۔

اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن میرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزاء
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے مولیٰ کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

غور کیجئے! اس پاکیزہ کلام میں عجز و انکساری اور شکر باری تعالیٰ کا کیسا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ یہ دلکش انداز بیان آپ کی تحریرات میں جا بجا نظر آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا کی قسم! میں اپنے نفس کو کچھ نہیں سمجھتا مگر ایک مردہ جو خاک آلودہ ہو یا ایک ایسا گھر جو ویران شدہ ہو۔ لوگ مجھے کچھ چیز سمجھتے ہیں حالانکہ میں کچھ بھی نہیں ہوں.... یہ سب کچھ جو مجھے عطا ہوا ہے میرے رب کی طرف سے ہے ورنہ میرا ترکش تو بالکل خالی ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات میں عجز و انکسار کا مضمون اتنی کثرت سے ملتا ہے کہ حوالہ جات کا انتخاب سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کر دلکش انداز بیان دلوں کو موم کرتا چلا جاتا ہے۔ بعض حوالے تو ایسے ہیں کہ ان کو پڑھتے اور بیان کرتے وقت گناہ گار عاصی اپنی حالت پر نظر کرکے سخت شرمندہ اور نادم ہو جاتا ہے۔ ذرا یہ حوالہ سنئے اور خود جائزہ لیجئے کہ دل پر کیا گزرتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا"

حضرت بانی سلسلہ کی روح پرور تحریرات میں سے ایک اور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ اس حوالہ میں عجز و انکسار کے پیکر حضرت بانی سلسلہ کا انداز بہت ہی دل گداز اور دلوں پر رقت طاری کرنے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہزاروں ہزار خدائے ذوالجلال کا شکر ہے کہ محض اس نے اپنے فضل و کرم سے میری تائید میں یہ نشان دکھائے اور مجھے یہ طاقت نہ تھی کہ ایک ذرہ بھی زمین سے یا آسمان سے اپنی شہادت میں کچھ پیش کر سکتا۔ (۔) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدائے عزوجل نے محض اپنی ناپیدا کنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس راہ میں وہ طاقت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا وہ کر نہیں سکا۔ لیکن اس خدائے کریم نے میرے لئے میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔ اور مردہ ہوں نہ زندہ۔ مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آگیا۔ اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ کیا شان رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اس نے قبول کیا۔ میں اس رحمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا....."

حضرت بانی سلسلہ کے عجز و انکسار کا یہ پہلو بھی بہت ایمان افروز ہے کہ اس عجز میں ہرگز کوئی تکلف یا بناوٹ نہ تھی۔ خاکساری کا جذبہ آپ کی طبیعت میں ودیعت کیا گیا تھا اور ہر جگہ اور ہر موقع پر اس کا اظہار ایک طبعی جذبہ کے طور پر ہوتا چلا جاتا تھا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان اپنے دوستوں' عزیزوں اور بڑوں کے ساتھ تکلف کے انداز میں انکساری کا سلوک کرتا ہے لیکن جب اس کا واسطہ اپنے ماتحتوں اور خدام کے ساتھ ہو تو انکساری کی ملمع کاری اتر جاتی ہے۔ یہی وہ موقع ہوتا ہے جب انسان کے حقیقی طور پر منکسر المزاج ہونے کا امتحان ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں ایسے مواقع بارہا آئے لیکن جب بھی آئے آپ کا عجز و انکسار ہمیشہ بازی لے گیا اور کبھی ایک بار بھی تو ایسا نہیں ہوا کہ آپ کا یہ حسین وصف ایک لمحہ کے لئے بھی آپ سے جدا ہوا ہو۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ ہر امتحان کے وقت آپ نے عجز و انکساری کی ایک اور بلند چوٹی سر کی اور ہر موقع پر آپ کا قدم بلندیوں کی طرف اٹھتا رہا۔ ماتحتوں اور ساتھیوں کے ساتھ روزانہ کی زندگی میں آپ کا عجز و انکسار واقعات کے آئینہ میں بہت صاف اور روشن دکھائی دیتا ہے۔ دو مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

آپ کے ایک خادم مرزا دین محمد صاحب بیان کرتے ہیں:۔

"جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں (گھوڑے کو) باندھ دیتے۔ اس حویلی میں ایک بالاخانہ تھا۔ آپ اس میں قیام فرماتے۔ اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے۔ یہ اپنے لئے ہوتی تھی۔ اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے۔ باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اس جولاہے کو دے دیتے اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنے دیتے تھے"

(حیات احمد از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد دوم)

عجز و انکسار کی کتنی ہی حسین ادائیں ہیں جو اس ایک روایت میں سمو دی گئی ہیں۔ آقا سارے سفر میں گھوڑے کو خود چلاتا ہے اور خادم کس شان سے بے فکر گھوڑے پر سواری کرتا ہے۔ آقا ایک چوتھائی روٹی پانی سے کھاتا ہے اور خادم تین چوتھائی روٹی دال کے ساتھ۔ آقا کے کھانے پر جو خرچ آتا ہے خادم کے کھانے پر اس سے آٹھ گنا زیادہ صرف ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے ایک اور خادم مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

"جب حضرت صاحب اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کی تعمیل میں بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہم رکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کر دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا "مجھے شرم آتی ہے" اس پر آپ فرماتے "ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے؟"

اپنی روایت کے تسلسل میں وہ مزید بیان کرتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ حضرت صاحب جب قادیان سے چلتے تو پہلے مجھے سوار کراتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے چلنے دیتے!

اس روایت میں بھی آپ کی سیرت اور عجز

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وانکسار کے کئی دلکش گوشے پنہاں ہیں۔ آقا پیدل چلتا ہے اور خادم سوار ہے۔ اگر باری باری بھی سواری کرنی ہے تو پہلے خادم کی باری آتی ہے اور بعد میں آقا کی۔ عجز وانکسار کا حسین عکس کس خوبصورتی سے شفقت و رحم میں ڈھل جاتا ہے اور انسان تو انسان' بے زبان جانور بھی اس کے فیض سے محروم نہیں رہتے۔ گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے چلنے دیتے اسے ہرگز تیز چلنے پر مجبور نہ کرتے۔ لاریب جانوروں سے نرمی کا یہ سلوک' حضرت بانی سلسلہ کے عجز کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ چند اور واقعات سنئے کہ آپ کس طرح عجز وانکسار' دوسروں کے اکرام اور دلداری کی راہیں ڈھونڈتے اور کس عاجزی سے ان کی پیروی فرماتے تھے!

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت بانی سلسلہ کے اہل (خانہ) لدھیانہ گئے ہوئے تھے جون کا مہینہ تھا۔ گھر کے اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ فرش خوب ٹھنڈا تھا۔ میں ایک چارپائی پر ذرا لیٹ گیا اور لیٹتے ہی گہری نیند آگئی۔ حضرت صاحب اس وقت کچھ تصنیف فرماتے ہوئے پاس ہی ٹہل رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں چونک کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ میری چارپائی کے پاس نیچے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں میں گھبرا کر ادب سے اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا۔

"مولوی صاحب! آپ کیوں اٹھ بیٹھے؟"

میں نے عرض کیا آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سو سکتا ہوں؟ مسکرا کر فرمایا:۔

"آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کرتے تھے تو میں انہیں روکتا تھا تاکہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے"

یہ واقعہ سن کر آج بھی ہمارے جذبات میں ایک تلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ نہ جانے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اس وقت کیا حالت ہوگی؟

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی بیان کردہ ایک روایت سنئے جو حضرت بانی سلسلہ کے عجز وانکسار اور خاکسارانہ طبیعت کے بارہ میں ایک انمٹ نقش دلوں پر ثبت کرنے والی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت میر ناصر نواب صاحب نے جو حضرت بانی سلسلہ کے خسر تھے اپنا ایک بافات کا کوٹ جو مستعمل تھا ایک قریبی رشتہ دار کو ہدیہ کے طور پر بھیجا۔ یہ عزیز کچھ عرصہ سے قادیان میں مقیم تھا۔ حضرت میر صاحب نے یہ خیال کرکے کہ سردی کے موسم میں اسے کوٹ کی ضرورت ہوگی ایک خادمہ کے ہاتھ اپنا مستعمل کوٹ اسے تحفہ کے طور پر بھجوا دیا۔ میر صاحب کو خیال ہوگا بلکہ کامل یقین ہوگا کہ ضرورت کی یہ چیز اور پھر کسی بڑے کی طرف دیئے جانے والا تحفہ خوشی سے قبول کیا جائے گا لیکن ہوا اس کے برعکس۔ انہوں نے نہایت حقارت کے ساتھ یہ کوٹ واپس کر دیا کہ میں کسی کا استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا۔ اتفاق یہ ہوا کہ جب وہ خادمہ یہ کوٹ لے کر واپس میر صاحب کی طرف جارہی تھی تو اچانک حضرت صاحب نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لئے جاتی ہو؟ خادمہ نے ساری تفصیل آپ کو بتادی اور کہا کہ میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بطور تحفہ بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت برا مانا ہے اور لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب میں میر صاحب کو واپس کرنے جارہی ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا "واپس نہ لے جاؤ۔ اس سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی۔ تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ۔ ہم پہنیں گے اور میر صاحب سے یہ کہہ دینا کہ ہم نے رکھ لیا ہے"۔

یہ دلگداز واقعہ حضرت بانی سلسلہ کے قلب اطہر اور آپ کے اخلاق فاضلہ کی کیا خوبصورت عکاسی کرتا ہے۔ ایک طرف انتہائی شفقت اور دلداری کا مظاہرہ کہ آپ نے وہ مستعمل کوٹ خود اپنے لئے رکھ لیا کہ حضرت میر صاحب کی دل شکنی نہ ہو حالانکہ حضرت صاحب کو کوٹوں کی کچھ کمی نہ تھی۔ آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ پر اطلس و کمخواب کے کوٹوں کے انبار لگ سکتے تھے اور آپ کے خدام ہمیشہ بہتر سے بہتر کوٹ آپ کی خدمت میں پیش کرتے بھی رہتے تھے۔ پس کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں محض دلداری کی خاطر اور میر صاحب کو دل شکنی سے بچانے کے لئے مستعمل کوٹ اپنے لئے رکھ لیا۔ دوسری طرف حضرت بانی سلسلہ کی انتہائی سادگی' بے نفسی' خاکساری اور انکساری دیکھئے کہ دین کا بادشاہ ہو کر اترے ہوئے کوٹ کے استعمال میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں فرمایا۔

میں اس واقعہ پر جس قدر غور کرتا ہوں ورطہ حیرت میں گم ہوتا چلا جاتا ہوں۔ چشم تصور سے دیکھتا ہوں کہ وہ مستعمل اور دنیا کی نظر میں بظاہر ردی اور بے قیمت کوٹ کیسا خوش نصیب لبادہ تھا کہ اسے حضرت بانی سلسلہ نے زیب تن فرما کر برکت عطا فرمائی اور جس کوٹ کو یہ کہہ کر حقارت سے رد کر دیا گیا کہ یہ پرانا اور مستعمل ہے' خدائے بزرگ و برتر کی تقدیر نے اسی کوٹ کو حضرت بانی سلسلہ کے وجود کی برکت سے ان کپڑوں میں شامل کر دیا جن کے بارہ میں یہ خدائی خبر ملی کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

ایک بار حضرت صاحب لاہور تشریف لائے تو چند (خدام) نے باہم مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے لیڈروں کی گاڑیاں گھوڑوں کی بجائے قوم کے نوجوان کھینچتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو رہنما عطا فرمایا ہے وہ تو اتنا جلیل القدر ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اس لئے آج آپ کی گاڑی ہم نوجوانوں کو کھینچنی چاہئے۔ یہ سوچ کر انہوں نے گاڑی والے کو کہہ دیا کہ اپنے گھوڑے الگ کرلو آج گاڑی ہم خود کھینچیں گے۔ حضرت بانی سلسلہ حسب معمول شام کی سیر کے لئے باہر تشریف لائے اور گاڑی میں سوار ہونے لگے تو فرمایا "گھوڑے کہاں ہیں؟" نوجوانوں نے ساری بات بیان کی اور بڑے ادب سے عرض کیا آج آپ کی گاڑی کھینچنے کی سعادت ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اس تجویز کو ناپسندیدگی کے ساتھ رد فرمایا اور فرمایا۔

"ہم انسانوں کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں"

اللہ اللہ کیسا پر حکمت کلام ہے جو آپ کی عظمت کردار کا ثبوت بھی ہے اور عجز وانکسار کا آئینہ دار بھی۔

حضرت بانی سلسلہ کی مبارک زندگی عاجزی اور خاکساری کی مثالوں سے کچھ اس طرح بھری ہوئی ہے جس طرح آسمان ستاروں سے۔ زندگی کے ہر موڑ پر عجز وانکسار کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مہمان نوازی اگرچہ میرا موضوع نہیں لیکن اکرام ضیف کے واقعات میں آپ کے عجز وانکسار کے ایسے دلکش پہلو پائے جاتے ہیں کہ میرے لئے ان کا کچھ تذکرہ کئے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں۔ حق یہ ہے کہ مہمان نوازی کے واقعات میں حضرت صاحب کے عجز وانکسار کی ادائیں کچھ اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہی نہیں جاسکتا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوا تو حضرت بانی سلسلہ مجھے....: (بیت) مبارک میں لے گئے جو ان دنوں بہت چھوٹی ہوا کرتی تھی۔ مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا "آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں" یہ فرما کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے مگر چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ خود اپنے ہاتھ میں سینی اٹھائے میرے لئے کھانا لا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا "آپ کھانا کھایئے میں آپ کے لئے پانی لے کر آتا ہوں"

مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ آپ ہمارے مقتداء اور پیشوا ہو کر ہماری اس قدر خدمت کرتے ہیں!

ایک اور (رفیق) سیٹھی غلام نبی صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت بانی سلسلہ کی ملاقات کے لئے قادیان گیا۔ سردی کا موسم تھا اور بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں رات کا کھانا کھا کر آرام کے لئے لیٹ گیا۔ کافی رات گزر گئی۔ قریباً بارہ بجے کا وقت ہوگا کہ دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کھڑے ہیں۔ ایک ہاتھ میں لالٹین ہے اور دوسرے ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس! میں آپ کو دیکھ کر شدت جذبات سے گھبرا گیا مگر حضرت صاحب نے بڑی شفقت سے اور محبت سے فرمایا:۔

"کہیں سے دودھ آگیا تھا۔ میں نے کہا کہ بھائی صاحب کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ اس لئے یہ دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں"

سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ یہ نظارہ دیکھ کر اور یہ الفاظ سن کر میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ آدھی رات کو' سخت سردی اور بارش میں' ایک خادم کی دلداری اور مہمانی کی خاطر' حضرت صاحب کا خود لالٹین اٹھائے' دودھ کا تحفہ لانا' اس ایک واقعہ میں عجز وانکسار اور خاکساری کے جو دلکش پہلو پنہاں ہیں وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔

ایک جلسہ سالانہ کا موقع تھا سردی زوروں پر تھی۔ جلسہ کے بہت سے مہمان ایسے تھے جو اپنے ساتھ بستر نہ لائے تھے۔ مہمان خانہ میں موجود سب بستر استعمال ہو گئے اور ابھی مزید ضرورت باقی تھی کارکنان نے حضرت بانی سلسلہ کے گھر کے اندر سے بستر منگوانے شروع کئے۔ مہمانوں کی ضرورت تو پوری ہو گئی لیکن جب ایک کارکن عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت صاحب بغیر لحاف کے بیٹھے ہیں اور ایک بیٹے پر جو پاس ہی لیٹا ہوا تھا آپ نے اپنا کوٹ اتار کر ڈالا ہوا ہے اور اپنی حالت یہ ہے کہ خود سردی کی وجہ سے دونوں ہاتھ بغلوں میں دیئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ نے مہمانوں کے لئے اپنا اور اپنے بچوں تک کا لحاف بھی بھجوا دیا ہے۔ کارکن نے عرض کیا کہ آپ کے پاس اوپر لینے کے لئے کچھ کپڑا نہیں رہا اور سردی بہت شدید ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارا کیا ہے۔ رات کسی نہ کسی طرح گزر ہی جائے گی"

لنگر خانہ کے اس کارکن سے یہ صورت حال برداشت نہ ہو سکی۔ وہ کسی شخص سے ایک لحاف مانگ کر لے آیا اور بڑے اصرار سے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا "یہ لحاف بھی کسی مہمان کو دے دو" باوجود اصرار کے آپ نے وہ لحاف نہ لیا اور ساری رات اسی حال میں گزار دی۔ حضرت صاحب کے پیارے مہمانوں نے تو رات گرم لحافوں میں گزاری اور ان کا آقا ساری رات لحاف کے بغیر سردی برداشت کرتا رہا۔ یہ ہے وہ ایثار اور عجز وانکسار جس کی مثال اس دور میں ڈھونڈے سے مل نہیں سکتی۔

حضرت بانی سلسلہ کے ایک (رفیق) میاں نظام الدین صاحب لدھیانوی بہت غریب اور مسکین طبیعت انسان تھے۔ ایک روز جب حضرت بانی سلسلہ اپنے احباب کے ساتھ (بیت) مبارک قادیان کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ میاں نظام الدین صاحب بھی ان میں شامل تھے اور حضرت صاحب کے قرب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں چند لوگ جو اپنے آپ کو زیادہ معتبر اور بڑا سمجھتے تھے مجلس میں آئے اور آپ کے قرب میں آگے سے آگے ہو کر بیٹھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے چارے نظام الدین صاحب پیچھے ہٹتے چلے گئے حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک جا پہنچے۔ غرباء کے ساتھ ہر مجلس میں یہی سلوک ہوتا ہے۔ میاں نظام الدین صاحب نے اپنی غربت اور مسکینی کی وجہ سے شاید اس بات کو محسوس بھی نہ کیا ہو لیکن ایک دردمند دل تھا جو اس نظارہ کو دیکھ کر محبت و شفقت سے گداز ہو گیا۔

کھانا آیا اور سب کے سامنے رکھ دیا گیا۔ اس

باقی صفحہ 14 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب: یوسف سہیل شوق

بیعت کی چند شرائط کی تشریح

حضرت بانی سلسلہ کی اپنی تحریرات کی رو سے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دس شرائط بیعت پر مبنی مضامین اپنی کتب میں بیان کئے ہیں۔ ذیل میں ان شرائط بیعت کی تشریح حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب مبشر (وفات یافتہ) کی ایک کتاب کے حوالے سے درج کی جاتی ہے۔

بیعت کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کر لیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب اور ملفوظات میں کئی جگہ شرک کے مضمون کو بیان کیا ہے جس سے یہ بات خوب کھل جاتی ہے کہ شرک سے کیا مراد ہے اور آج کے دور میں اس شرط پر عمل پیرا ہونے کی کیا اہمیت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

شرک کی کئی قسم ہیں۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو' عیسائی' یہود اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں۔ جس میں کسی انسان یا پتھر اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ شرک ابھی تک دنیا میں موجود ہے۔ لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے۔ کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں یہ جدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بیہودگیوں کا اقرار کریں۔ لیکن دراصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا ..... جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب ہی پر جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا۔ یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا۔ تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ جائیداد اور اسباب واحباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے۔ کہ خدا تعالیٰ سے بکلی دور جا پڑے یہ خطرناک شرک ہے جو (کلام الٰہی) کی تعلیم کے صریح خلاف ہے (۔) (کلام الٰہی) اس قسم کی (باتوں) سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکل کرتا ہے تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات سے حصہ دیتا ہے۔ اور ایک اور خدا اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے جو لوگ حکام کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں۔ ان کے دل میں ان کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دور پھینک دیتا ہے۔ پس (۔) اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے (۔) ساری عزتیں' سارے آرام اور حاجات براری کا متکفل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اس توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع نقصان اس کے ہاتھ میں ہے۔ محسن حقیقی وہی ہے۔ ذرہ ذرہ اسی سے ہے کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کر لے تو وہ موحد کہلاتا ہے۔ غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے۔ اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔

تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے اور اس کی نفی کی جاوے۔ بسا اوقات انسان کے زیر نظر اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے کہ فلاں نیکی میں نے اپنی طاقت سے کی ہے انسان اپنی طاقت پر ایسا بھروسہ کرتا ہے کہ ہر کام اپنی ہی قوت سے منسوب کرتا ہے انسان موحد تب ہوتا ہے کہ جب اپنی طاقتوں کی بھی نفی کر دے۔ لیکن اب اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان جیسا کہ تجربہ دلالت کرتا ہے۔ عموماً کوئی نہ کوئی حصہ گناہ کا اپنے ساتھ رکھتے ہیں بعض موٹے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور بعض اوسط درجہ کے گناہوں میں اور بعض باریک در باریک قسم کے گناہوں کا شکار ہوتے ہیں جیسے بخل' ریاکاری یا اسی قسم کے گناہ کے حصوں میں گرفتار ہوتے ہیں جب تک ان سے رہائی نہ ملے۔ انسان اپنے گمشدہ انوار کو حاصل نہیں کر سکتا۔

بیعت کی شرط دوم میں یہ ذکر ہے کہ جھوٹ سے بچا جائے آج کے دور میں دنیا کی بہت بڑی برائی جھوٹ ہے۔ اس کی اس قدر شاخیں ہیں اور عام دنیا میں جھوٹ اتنی گہرائی سے داخل ہو چکا ہے کہ اس سے بچے بغیر پاکیزہ زندگی پانا ناممکن ہے۔ جھوٹ کی عادت عام معاشروں میں اتنی زیادہ ہے کہ مذاق میں اور ہنسی میں جھوٹ بولنے کو برا نہیں خیال کیا جاتا جبکہ یہ بات واضح ہے کہ مذاق میں بھی بولا جانے والا جھوٹ بھی اتنا ہی برا ہے جتنا سنجیدگی سے بولا جانے والا جھوٹ۔ اس لئے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز ہونا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

(کلام الٰہی) نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ (۔) جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی"

بیعت کی تیسری شرط میں ذکر ہے کہ بیعت کنندہ "ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا"

گناہوں سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت اہم مضمون ہے فی الحقیقت دنیا کے سارے طریق یہ تو تلقین کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا جائے مگر حقیقی طور پر یہ کوئی نہیں بتاتا کہ گناہ سے بچنے کا صحیح اور تیر بہدف طریق کیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے علم کلام میں اس مسئلے کو بار بار بیان کر کے واضح کر دیا ہے کہ گناہ سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی۔ اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے' جو اٹھانا چاہئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے۔ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کھانے میں زہر ہے۔ وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزاء سزاء پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو۔ تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا۔ وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے۔ اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا' وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں جھوٹا ہے"

بیعت کی شرط چہارم میں درج ہے کہ

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے"

اس شرط میں حقوق العباد کی بہترین تعلیم دی گئی ہے۔ اور خدا کی ساری مخلوق کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کسی بھی طریق سے ان کو ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ اگر خدا کے بندے اس اہم نصیحت کو حرز جان بنا لیں تو دنیا سے جھگڑے اور لڑائیاں ختم ہو جائیں اور کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہ کرے اور دنیا جنت کا گہوارہ بن جائے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

(احکام دینیہ) کے دو ہی پہلو اور بڑے حصے ہیں جن کی حفاظت ہر انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ دوسرا حق العباد۔

حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی عبادت اس کے خوف اس کی اطاعت میں اس کی ذات میں' صفات میں کسی کو شریک اور برابر نہ بنایا جائے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر' خیانت ظلم وغیرہ بد خلقی کسی نوع کی اپنے کسی بھائی سے نہ کی جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور واقع نہ ہو۔ اور کماحقہ' حقوق اخوت کی نگہداشت کی جاوے۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں مگر عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو انسان دو ہی پہلوؤں پر قائم رہ سکتا ہے۔

کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب ذرا سی بات پر غضب میں آ جاتا ہے اور قوت غضبی جوش مارتی ہے' تو دل اس کا پاک رہ سکتا ہے۔ نہ زبان' دل میں کینہ رکھتا ہے۔ اور اندر ہی اندر اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے سوچتا رہتا ہے۔ اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ کسی کی قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔

غرضیکہ جب تک انسان کی اخلاقی حالت درست نہ ہو۔ وہ کامل ایمان جو منعم علیہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ داخل نہیں ہوتا۔ پس سچا موحد بننے کے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے حتی الوسع کوشش دن رات کرنی چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بڑے بڑے خیالات کرتے ہیں۔ اور نیک ظن نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہیں جو اس میں نہیں ہوتے۔ اور اگر وہی عیوب اس کی طرف منسوب کرے تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ پس اول یہ ضروری بات ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کرے۔ اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے۔ کیونکہ اس سے محبت اور انس بڑھتا ہے۔ اور آپس میں میل جول بڑھنے سے جماعت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسروں کو نکتہ چینی کرنے کا موقع نہیں ملتا اور خود انسان بھی دوسرے عیوب حسد، کینہ، بغض وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن کو اپنے بھائیوں کی نسبت کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ مشکلات کے وقت اپنے اوقات، مال، طاقت کو دوسرے کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو۔ تو دوسرا کچھ بھی توجہ نہیں کرتا۔ اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں گرفتار ہو۔ تو اس کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ (۔) ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کرنے کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی آیا ہے کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈالو، اور اپنے ہمسایہ کو بھی دو۔ دیکھو کس قدر تاکید ہمدردی کی ہے۔ مگر برخلاف اس کے آجکل اس (۔) کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں۔ مگر ہمسایہ سے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ رہتا ہو۔ بلکہ تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ وہ سب تمہارے ہمسائے ہی ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو۔ اور ہمدردی کا کسی پہلو سے بھی ان سے دریغ نہ کرو۔ ہر شخص کو ہر روز مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں اور نہ اسے کوئی پرواہ ہے۔ وہ تمہارے ہی فائدہ کے لئے احکام نازل کرتا ہے اور تمہاری بہتری کو پسند کرتا ہے۔"

بیعت کی شرط پنجم میں درج ہے کہ

"یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا"

اس شرط میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر حالت میں وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے۔ انسان پر تکلیف آتی ہے تو جلد باز انسان خدا سے شکوہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانوں کو بھول جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد یہ ہے کہ اچھے وقت میں بھی رب کی محبت قائم رہے اور تکلیف اور ابتلاء میں بھی اللہ کی محبت میں کمی نہ آئے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"مجھے خوب معلوم ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت میں سے کثرت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہماری دنیا کو کسی طرح سے کوئی جنبش آئی تو ہم کدھر جائیں گے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے ہاتھ پر اقرار کرتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم سمجھیں گے اور دوسری طرف دنیا و مافیہا میں پھنسے ہوئے ہیں کہ دنیا کی خاطر ہر ایک دینی نقصان برداشت کرنا گوارا کرتے ہیں۔ ذرا سا کوئی کنبہ میں بیمار ہو جاوے یا بیل بکری مر جاوے۔ تو جھٹ بول اٹھتے ہیں۔ یہ کیا ہوا۔ ہم تو مرزا صاحب کے مرید تھے۔ ہمارے ساتھ کیوں یہ حادثہ ہوا۔ حالانکہ یہ خیال ان کا خام ہے وہ اس سچے رشتہ سے جو اللہ تعالیٰ سے باندھنا چاہئے۔ ناواقف ہیں۔ برکات الٰہی انسان پر اس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ سے مضبوط رشتہ باندھا جاوے۔ جیسے رشتہ داروں میں رشتہ کا پاس ہوتا ہے۔ ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کے رشتے کا جو اس پاک ذات کے ساتھ ہے۔ سخت پاس ہوتا ہے۔ وہ مولا کریم اس کے لئے غیرت کھاتا ہے۔ اور اگر کوئی دکھ یا مصیبت اس کو پہنچتی ہے تو وہ بندہ اپنے لئے راحت جانتا ہے۔

الغرض کوئی دکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں اور نہ کوئی سکھ اس کو دوبالا کرتا ہے۔ ایک سچا تعلق حقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے جو رنج و راحت عسر و یسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں۔ ہوں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے، وہ پورا ہو چکا۔ اور جو کچھ کرنا تھا، وہ کر لیا۔ (۔) ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جاویں تو کون سی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔ بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے۔ خواہ ذلت ہو، نقصان ہو، کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ کسی کی پرواہ نہ کی جاوے۔ مگر دیکھو۔ اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ بس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ اور ایک پر امن زندگی بسر ہو۔ حالانکہ انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے اور ثابت قدم رہے، مگر یہ ہیں کہ ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوئی۔ گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ فقط (۔) پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں گے۔ اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں ڈالا جائے گا۔ پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہئے کہ جب تک آخرت کے سرمائے کا فکر نہ کیا جاوے کچھ نہ بنے گا۔ اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس نہ پھٹکے۔ میرے کنبے کا نقصان نہ ہو۔ میرے مال کا بال بیکا نہ ہو۔ ٹھیک نہیں ہے۔ خود شرط وفا دکھلاوے، اور ثابت قدمی و صدق سے مستقل رہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اس کی رعایت کرے گا۔ اور ہر ایک قدم پر ان کا مددگار بن جاوے گا"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے علم کلام میں یہ بات کھول کر بیان کر دی ہے کہ اللہ کی محبت پانے کے لئے اس کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس کے بغیر اللہ کی محبت پانے کی خواہش کرنا نادانی ہے۔ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو یہ نہیں بتا دیتے کہ ہم اس کی محبت پانے کے لئے اپنا آرام ترک کرنے اور سکون چھوڑ دینے کو تیار ہیں اس وقت اس کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ نے نہایت پر اثر تحریروں کے ذریعے بتا دیا ہے کہ ابتلاء آتے ہیں مگر صادق ضائع نہیں کیا جاتا۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا، جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا، جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو، اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔

میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے، اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے۔ اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں، کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا۔ مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ در پیش ہیں۔ جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے پیر نازک ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کے راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے، پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں، ان کو وداع کا سلام، لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بیعت کی صحیح حقیقت کا عرفان حاصل ہو اور ہر احمدی اپنے مولا کے سامنے عزت کا وہ مرتبہ پائے جس کی تمنا دنیا میں آنے والے خدا کے پیارے ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔

○○○

واقفین نو کے گھروں کا ماحول نہایت صاف ستھرا اور پاکیزہ ہونا چاہئے

○ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے، بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے جس طرح Radiations کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچے کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے (صاحب ایمان) کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہرحال آپ نے پورا کرنا ہے۔ اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔"

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت الرابع مورخہ 10۔ فروری 1989ء)

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت

سرمد جیولرز

دوکان نمبر 4
عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

انٹر کام ایکسچینج
ٹیلی فون ایکسچینج - الیکٹرونکس پارٹس سپلائی
امپورٹر
ایکسپورٹر

لیڈرز انٹرپرائیزز

11 - میونسپل کمپلیکس K/5 مری روڈ راولپنڈی

فون دفتر: 552388
559379
فیکس: 553003

Fine Quality
OFFSET PRINTING
with LATEST COMPUTERISED
PROCESSING UNITS

DOT & ART

DESIGNERS PRINTERS
MUGHAL MARKET, RAILWAY ROAD SIALKOT.

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات

تحدیث نعمت

ملنے کا پتہ

طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور

فون : 636 6931-631 1931

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب

HERCULES

ہرکولیس پتہ کمانی

میاں بھائی

سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر ایگزاسٹ پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
سوزوکی جینوئن پارٹس

10۔ منٹگمری روڈ، لاہور

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او

دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے

اندرون ملک و بیرون ملک
فوری کال کیلئے
فون : 212311
معلومات کیلئے
رابطہ نمبر 21911

ED

المصوّر پبلک کال آفس

ریلوے روڈ ربوہ

جدید ترین
باسہولت

لال پمپ، کلائیمیٹ
عزیز پمپ

مکمل گارنٹی - مکمل میٹریل - بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈیلر: **خان سینیٹری ورکس** اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 212831

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور

اعلیٰ انتظام

• گاڑیوں کی اطمینان بخش • اوور ہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ
• الیکٹرک ورکس • الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کیلئے

رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز

فون 840445

عنایت بازار
اوجڑی کیمپ مری روڈ
راولپنڈی

معیاری و عمدہ مصالحہ جات و دیگر اشیاء
خورد و نوش کیلئے
تشریف لائیں

ذائقہ بناسپتی

خالص جیسے ماں کا پیار

قمر زمان کریانہ سٹور

سبزی منڈی گوجر خان

دوکان 0571 - 3201
رہائش 0571 - 2839

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ستار خان - مربی سلسلہ

کتب حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مطالعہ کی اہمیت و طریق

اہمیت

"میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"

"تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں"۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ (-) جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔"

"مجھ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے حقائق و معارف بخشے اور اس قدر میرے کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی۔"

"جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا"۔

"وہ جو خدا کے مامور (-) کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مندرجہ بالا پاکیزہ ارشادات سے آپ کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت و افادیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جو آپ نے دین حق کی تائید میں اردو، فارسی اور عربی زبان میں (قریباً 84 گراں قدر کتب) تحریر فرمائیں آپ کے ملفوظات۔ مکتوبات اشتہارات وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ جو حقائق و معارف کا انمول خزانہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا ارشاد ہے۔

"حضرت بانی (جماعت احمدیہ کی کتب) ایسا بیش بہا خزانہ ہے کہ ساری دنیا کے خزانے بھی مل کر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔"

حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے روشن دلائل۔ اس کے حسن و جمال کا دلنشین انداز میں تذکرہ، قرب الٰہی کے حصول کے طریق۔ پیدائش انسانی کا مقصد۔ کلام الٰہی کی حقانیت۔ دین حق اور انبیاء علیہم السلام پر کئے جانے والے جملہ اعتراضات کے مدلل جوابات دہریوں اور مغربی فلسفیوں کے پیدا کردہ وساوس کا ازالہ۔ آپ کے دعاوی اور بیعت کنندگان کو دلکش انداز میں نصائح کی گئی ہیں۔ جو سعادت مند روحوں میں نیکی تقویٰ اور عشق الٰہی کی شمع روشن کر کے سینہ و دل کو منور کر دیتی ہیں اور فرش سے اٹھا کر آسمان روحانیت کا درخشندہ ستارہ بنا دیتی ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا کلام چار قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

اول وہ کتب و رسائل و اشتہارات جو آپ نے تالیف فرمائیں جو اردو فارسی اور عربی زبان میں نثر و نظم پر مشتمل ہیں۔

دوم:۔ مکتوبات یعنی خطوط جو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے دوستوں عزیزوں اور دیگر احباب کو تحریر فرمائے۔

سوم۔ ملفوظات۔ یعنی آپ کا وہ پاکیزہ کلام جو آپ نے کسی مجمع یا مجلس یا سیر وغیرہ میں بطریق تقریر یا گفتگو ارشاد فرمایا۔ ان میں آپ کی زندگی کے ایمان افروز واقعات۔ نومبایعین کو نصائح۔ آپ کی سیرۃ اور احمدیت کی تاریخ کے اہم واقعات کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جیسے پاک طینت و وفادار اور جفاکش بزرگوں کے درجات بلند فرمائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاص جذبہ جوش اور ہمت عطا فرمائی تھی کہ انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ان ملفوظات کو حضرت صاحب کے الفاظ میں قلمبند کر کے محفوظ کیا اور آپ کی زندگی میں اخبار البدر اور الحکم میں شائع فرمائے۔

چہارم:۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء کرام کی روایات۔ یہ بھی ملفوظات کی ایک قسم ہیں جو ساتھ ساتھ ضبط تحریر میں نہیں لائی گئیں بلکہ بیان کرنے والے رفقاء کے حافظہ کی بنا پر جمع کی گئی ہیں۔

مطالعہ کا طریق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کا آسان طریق یہ ہے کہ ابتدا میں آسان، عام فہم کتابوں کا مطالعہ کیا جائے مثلاً آپ کی آخری تصنیف پیغام صلح، "کشتی......" "(-) اصول کی فلاسفی"، "ضرورت الامام" وغیرہ۔ ان کتب کے بعد مشکل کتب کا مطالعہ کیا جانا چاہئے۔

9۔ دسمبر 1982ء کو ضلع فیصل آباد کی مجالس عاملہ خدام الاحمدیہ اور فیصل آباد کے بعض احمدی احباب اور دیگر دوستوں پر مشتمل ایک گروپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات کی تو ایک مہمان دوست نے عرض کیا کہ میں نے براہین احمدیہ پڑھی ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔

"ایک مبتدی کے لئے یہ کتاب خاصی مشکل ہے کیونکہ اس میں برہمو سماج، آریہ سماج اور عیسائیوں کے مسائل پر کافی گہری اور فلسفیانہ بحثیں کی گئی ہیں بعض دفعہ تو اتنی گہرائی ہوتی ہے کہ ایک عالم کے لئے بھی پوری توجہ اور انہماک کے بغیر پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔

ابتداء میں کئی دوسری کتابیں آپ جیسے دوستوں کے لئے شاید زیادہ دلچسپی کا موجب بنیں مثلاً "(-) اصول کی فلاسفی"۔ "ضرورت الامام" ہے (-) ایک غلطی کا ازالہ۔ ہے اور پیغام صلح، جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی آخری کتاب ہے علاوہ ازیں آپ کی کتاب ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ہے (-) ان کتابوں میں روزمرہ کے دینی مسائل پر سادہ اور آسان زبان میں گفتگو ہوئی ہے۔

پس جو نئے دلچسپی لینے والے ہیں ان کو اس جہت سے مطالعہ میں داخل ہونا چاہئے۔ ورنہ براہین احمدیہ تو بہت گہری، عالمانہ اور مشکل کتاب ہے۔ میرے والد حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثانی فرمایا کرتے تھے کہ میں زیادہ دیر تک براہین احمدیہ نہیں پڑھ سکتا۔ بعض دفعہ صرف چند فقرے پڑھنے کے بعد ہی میرا دماغ بعض مضامین کی طرف Take Off کر جاتا ہے۔ یعنی اس میں جگہ جگہ ایسے مضامین ہیں کہ جس آدمی کا ذہن فعال اور متحرک ہو وہ بڑی جلدی حرکت میں آجاتا ہے۔ اس کے دماغ میں کئی خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ یہ مضمون بھی اس سے نکلتا ہے اور وہ مضمون بھی کھلتا ہے۔ اس لئے علماء کے لئے بھی اس کتاب کا پڑھنا فائدہ مند تو ہے لیکن مشکلات بھی رکھتا ہے۔ عوام الناس کے لئے تو ایک یہ مشکل بھی پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ سمجھیں ہی نہ کہ کیا بیان ہو رہا ہے۔ اور دلچسپی کھو بیٹھیں (-) اس لئے جس نے بھی براہین احمدیہ آپ کے لئے تجویز کی ہے اس معاملے میں اس نے حکمت کا فعل نہیں کیا۔ مبتدی کو بہت گہری ٹھوس اور علمی کتابیں پڑھنے کے لئے نہیں دینی چاہئیں پہلے وہ آسان، عام فہم کتابوں کا مطالعہ کرے پھر وہ مشکل کتب کی طرف بھی آسکتا ہے۔"

(الفضل 9 مارچ 1983ء)

جہاں تک اصلاح نفس اور تربیت کا تعلق ہے۔ ملفوظات کا مطالعہ بہت ہی مفید اور مؤثر ہے کیونکہ یہ وہ پاکیزہ کلام ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احباب اور رفقاء کو براہ راست مخاطب کر کے فرمایا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقع کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام (مامورین) اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں۔ اور بجز خدا کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلمبند ہو کر شائع کیا گیا باقی جس قدر مقالات (مامورین) ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں عام قاعدہ (مامورین) کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق روح سے قوت پا کر تقریریں کرتے تھے۔ مگر نہ اس زمانہ کے متکلموں کی طرح کہ جن کو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دکھلانا منظور ہوتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ انہیں اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجتوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لادیں اور پھر اپنے سے زیادہ جہنم کے لائق کریں بلکہ (مامورین) نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے ابلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔ ان کے کلمات قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے۔ اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ انکو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفات روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے یا حجج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رفع فرماتے تھے اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے۔ اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور انکے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ باب تقریر کھلا رہتا ہے۔ کیونکہ برائی کو نشانہ کے طور پر دیکھ کر اس کے روکنے کے لئے نصائح ضروریہ کی تیراندازی کرنا اور بگڑے ہوئے اخلاق کو ایسے عضو کی طرح پا کر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا جیسے یہ علاج بیمار کے روبرو ہونے کی حالت میں متصور ہے اور کسی حالت میں کماحقہ ممکن نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 3)

پس میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔

(ملفوظات جلد اول ص 90)

ملفوظات کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

حضرت بانی (سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ملفوظات ہیں وہ پڑھنے چاہئیں۔ آپ شام کے وقت مجلس

باقی صفحہ 13 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر سعود احمد خان
الفضل 23 مارچ 1981ء

تعلق باللہ - محبتِ الٰہی اور اس کا حصول

دین حق ایک غیر منقسم حقیقت ہے اس لئے کہ اس کا مقصد خدائے واحد ویگانہ کی توحید کی طرف بلانا ہے۔ اگر اس میں اہل ظاہر اور اہل باطن کی تقسیم ہو جائے یا اہل شریعت اور اہل طریقت کے گروہ بن جائیں تو پھر یہ اشتباہ پیدا ہو سکتا ہے کہ کونسا راستہ صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور یہ یقیناً میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کے پیچھے نہ پڑو نہیں تو وہ تمہیں خدا کے راستہ سے ادھر ادھر لے جائیں گے اور وہ اس امر کی تمہیں اس لئے تاکید کرتا ہے کہ تم متقی ہو جاؤ۔

معلوم ہوا راستہ ایک ہے۔ اگر کئی راستے ہوں تو تفرقہ پیدا ہوتا ہے جو تقویٰ کے خلاف ہے۔ بغیر کسی تفریق و تقسیم کے ایک ہی راستہ پر گامزن ہونا ہی شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب فرمانبرداری کے دائرہ میں آجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل شریعت اور اہل طریقت کی اصطلاحات نبی اکرم ﷺ عہد سعادت میں اور خلفائے راشدین کے دور میں نہیں دکھائی دیتیں۔ دین کی اصل روح تو فرمانبرداری ہے اس کے معنی ہی تسلیم و رضا کے ہیں اور جہاں فرمانبرداری ہے وہاں ذمہ داری جو زندگی کو مقصد بنا دیتی ہے اور مقصد تعلق باللہ ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صحابہؓ کی اقتدا صرف اتنی ہی ہے کہ جس طرح انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کہہ کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

وحدت وجود

کلام الٰہی میں آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور صحابہ کرام کی سیرت میں شریعت اور طریقت کی تمیز نظر نہیں آتی' لیکن زمانہ بعد میں ان دونوں اصطلاحوں نے علیحدہ علیحدہ مذہب کی صورت اختیار کر لی اور سمجھا یہ جانے لگا کہ اہل شریعت کو محبت الٰہی سے کوئی غرض نہیں بس چند خاص عبادات کی بجا آوری دین کا ماحصل رہ گیا تو دوسری طرف اہل طریقت نے ترک دنیا کر کے دین کے عملی احکامات سے تساہل برتا اور عبادات پر مراقبہ کو ترجیح دے کر راہبوں کے طریقے اپنا لیے۔ اور رفتہ رفتہ غیر مذاہب کی رہبانیت کی آڑ میں کی جانے والی انسانی کمزوریاں بھی پیدا ہو گئیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس قسم کی فروعات پر مبنی وحدت الوجود کے نظریے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ (اس نظریے نے)

"اباحت اور دہریت کے دروازوں کو کھول دیا ہے اور اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس وقت زندہ ہوتے تو وہ ان کو دیکھ کر حیران ہوتے کہ یہ (-) کہاں سے آیا۔ انسان کو کسی حالت میں مناسب نہیں ہے کہ وہ انسانیت کی حدود کو توڑ کر آگے نکل جاوے کیا سچ کہا ہے

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
و لیکن میفزائے بر مصطفا"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 349 تا 350)

جو اہل طریقت جن کو صوفیا کہا جاتا ہے انہوں نے یہ سوچ کہ کہ دین کے ان فیوض و برکات کو سائنس کے اصولوں کے مطابق پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کیوں نہ خود دین کو سائنس کے طور پر پیش کیا جائے۔ بہرحال وحدت الوجود کے صوفیا کے طریقوں سے عبد اور معبود کے فرق کو اس پہلے دور نے مٹا دیا' لیکن اس طرح اس فرق کو سمجھ لینے سے جو اخلاق روحانیت کی ترقی کی راہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مقدر فرمائی تھیں انسان ان سے محروم ہو جاتا ہے اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"ایک ذرہ حرکت اور سکون نہیں کر سکتا جب تک آسمان پر اول حرکت نہ ہو..... طریق تادب یہ تھا کہ وہ اس مقام پر ٹھہر جاتے جو فرق عبد اور معبود کا ہے اس سے آگے نہ بڑھتے مگر وہ ایسے طریق پر ہیں کہ عملی حالت میں رہے جاتے ہیں...... دہریت اور ان میں انیس بیس کا فرق ہے اس فرقہ (وجودی) میں خیر نہیں عیسائیوں نے ایک خدا بنا کر آگ لگائی اور اپنوں نے ایک وجود کو خدا بتایا۔ ہندوؤں پر بھی ان کا بداثر پہنچتا ہے۔ حرمت کی پرواہ نہیں ہے اس لئے مناہی وغیرہ سب جائز رکھتے ہیں۔ صورت پرست ہوتے ہیں"

(ملفوظات جلد 4 ص 251)

چونکہ اکابر صوفیاء تو بہرحال اسلام کی حقیقت سے باخبر تھے۔ شریعت کے احکام کی بھی پابندی وہ ضروری سمجھتے تھے۔ اتباع رسول مقبول ﷺ بھی ان کا شعار تھا اس لئے انہوں نے بعض ایسی باتیں کہیں جن سے لوگوں نے وحدت الوجود کی تائید کے اشارے نکالے۔ تو ان کا مقصد ہرگز اباحت کی ترغیب دلانا نہ تھا۔ بلکہ ان کا مقصد تو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اس کے تابع فرمان رہ کر ہی اپنا وجود قائم رکھ سکتی ہیں جیسے شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی نے جو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے یہ نہ تھا کہ خالق اور مخلوق میں کوئی فرق نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوقات کی تخلیق متقاضی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق اپنے اپنے مفوضہ فرائض بجالائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور جو وجود آسمانوں یا زمین میں ہیں اور ان کے سایے بھی خوشی سے یا کراہت سے ہر صبح اور شام اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔

اور اگر کوئی ایک قانون سے بچنے کی کوشش بھی کرے تو بھی اس کی پاداشت میں اس کو دوسرے قانون کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ قانون قدرت سے باہر نکل کر کسی اور وجود کی ملمداری میں چلا جائے۔ پس کسی بھی حقیقی عارف باللہ صوفی نے وحدت الوجود کے تحت اپنے آپ کو پناہ دے خدا سمجھتے ہوئے شریعت سے اپنے کو آزاد نہیں گردانا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"بعض اکابر محی الدین العربی وغیرہ کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ یہ بحث فضول ہے۔ بہت امور مرنے کے بعد معلوم ہوں گے...... محی الدین بھی قائل ہیں کہ انسان متقی ہو اور خدا پر ایمان لانے والا ہو تو نجات پائے گا۔"

(ملفوظات جلد 3 ص 435 تا 436)

پس جب حضرت شیخ اکبر خود شریعت کے پابند تھے اور اس پابندی کو لازمی سمجھتے تھے تو پھر کیسے وحدت الوجود کے ایسے معنی ان کی طرف منسوب کئے جا سکتے ہیں جو اباحت یا دہریت یا شرک کے مطابق ہوں چنانچہ جب کسی نے ان سے بعض چیزوں کے خدا ہونے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:۔

"استغفراللہ اللہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے لیکن ہمارا روئے سخن اس کی طرف ہے جو مردار کو مردار کی صورت اور غلاظت کو غلاظت کی شکل میں دیکھتا ہی نہیں۔ ہمارا مخاطب وہ ہے جو بینائی رکھتا ہے اور پیدائشی اندھا نہیں۔"

دائرۃ المعارف اسلامیہ مضمون بر تصوف یونیورسٹی آف پنجاب۔

فنائے نظری

معلوم ہوا حضرت ابن عربی کے نزدیک جس آنکھ سے مخلوقات نظر آتی ہے اس سے خدا کو نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے لئے مادی آنکھ کو بند کرنے کی یا فنا کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر ایک اور نور پیدا ہوا ہے جس کو روحانی بصیرت کہہ سکتے ہیں جو مخلوق کو دیکھ کر اس کے خالق سے تعلق قائم کرے۔ اپنے زمانہ کے فلسفیوں کو سمجھانے کے لئے اگر حضرت ابن عربی نے بعض فلسفیانہ اصطلاحات استعمال کیں تو ان کی روح کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ ان کے لفظی معنی لے کر مشرکانہ طریق اختیار کیا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وجودی کہاں سے ہوئے۔ کلام الٰہی اور (دین حق) میں ان کا پتہ نہیں ملتا مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو صرف دھوکا لگا ہوا ہے۔ جو راستباز اکابر گزرے ہیں وہ اصل میں فنائے نظری کے قائل تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ انسان ہر ایک نقل و حرکت اور سکون میں توجہ اللہ کی طرف رکھے اور اس قدر فانی اس میں ہو کہ گویا کسی شے کی قدرت اور حرکت بذاتہ اسے نظر نہ آوے۔ ہر ایک شے کو فانی جان لے اور اس قدر نصرت الٰہی اسے نظر آوے کہ بلا ارادہ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہو رہا۔ اس مسئلہ میں غلطی واقع ہو کر آخر فنا وجودی تک نوبت آگئی اور یہ کہنے لگے کہ سوائے خدا کے اور کوئی شے نہیں ہے۔ اپنے آپ کو بھی خدا ماننے لگے۔ اس خیال سے یہ مذہب پھیلا ہے کہ فناء نظری کے شوق میں اولیاء اللہ سے کچھ ایسے کلمات نکلے ہیں جن کی الٹی تاویل کر کے یہ وجودی فرقہ بن گیا۔ فناء نظری تک انسان کا حق ہے کہ وہ محبوب میں اور اپنے آپ میں کوئی جدائی نہ سمجھے اور

من تو شدم تو من شدی۔ من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کا مصداق ہو۔"

(ملفوظات جلد 7 ص 92)

اگر غور سے دیکھا جائے تو تمام بزرگان دین تعلق باللہ کا مطلب اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے اپنی مرضی سے بکلی انقطاع کے لیتے تھے گویا کہ ان کی اپنی ہستی کوئی چیز ہی نہیں۔ اصلی اور بناوٹی صوفی میں یہی فرق ہے کہ بناوٹی صوفی اپنی مرضی کو خدا کی مرضی بنا کر ہر بات کو اپنے لئے جائز سمجھتا ہے جس کا دوسرا نام اباحت ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں ہر بات خدا کی مرضی سے ہو رہی ہے اور اس طرح اس کے اپنے دل و دماغ میں جو خواہش اور خیال پیدا ہوتا ہے خدا کی مرضی سے ہوتا ہے اس لئے وہ جو چاہے سو کرے حالانکہ جب اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے انبیاء اور فرستادوں کا نظام قائم کیا تو معلوم ہوا کہ انسان کو ارادہ کی قوت بطور امتحان دی گئی۔ اور امتحان میں کامیابی کے لئے اپنی طرف سے تعلیم بہم پہنچائی اب اپنے ارادہ کو پاک وصاف نہ رکھنا کھلی بغاوت نہیں تو اور کیا ہے۔

جب تعلق باللہ اور صوفیائے ربانی کے فنا فی اللہ کے ذوق و شوق سے لوگوں نے غلط نظریہ قائم کیا اور ہر چیز کو خدا بنا بیٹھے اور اپنی مرضی کو بھی خدا کی مرضی سمجھ لیا تو علماء حق اور خود صوفیائے ربانی نے اس کے خلاف آواز اٹھائی مثلاً امام احمد سرہندی مجدد صاحب نے بروقت رہنمائی فرمائی اور وحدت وجود کے مقابلہ میں وحدت شہود کا نظریہ پیش کیا۔ گویا حضرت مجدد سرہندی بھی فنا فی اللہ کے خلاف نہ تھے۔ البتہ وجودیوں کے اس طریقہ کے خلاف تھے جس میں وہ خدا کو اپنی ذات میں فنا کر کے توحید کا ادعا کرتے ہیں اللہ پناہ دے اگر حقائق دین بیان کرتے ہوئے صحیح اصطلاحات استعمال کی جائیں یا پھر انہی الفاظ میں محدود رہا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں یا پھر معلم حقیقی نبی عربی کی زبان فیض ترجمان ﷺ سے ادا کروائے تو پھر غلط فہمی کا امکان باقی نہیں رہتا۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"جیسے جسم کے تمام اعضا روح کے ارادوں کے تابع ہوتے ہیں اور جس طرف روح جھکتی ہے اسی طرف وہ جھک جاتے ہیں یہی نسبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائے تعالیٰ اور اس کی مخلوقات میں پائی جاتی ہے اگرچہ میں صاحب فصوص (حضرت ابن عربی۔ ناقل) کی طرح حضرت واجب الوجود کی نسبت یہ تو نہیں کہتا کہ خلق الاشیاء وھو عینھا مگر یہ ضرور کہتا ہوں (-) اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو پیدا کیا اور وہ انہی کی طرح ہے۔ یہ تمام کائنات ایک ایسا محل ہے جس میں شیشے کے ٹکڑے لگائے گئے ہیں اور تمام عظیم قوت اسی کے تابع فرمان ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ تمام آنکھیں اس کی تمام ذات وصفات کا تخیل کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کے نزدیک سورج چاند اور ستارے اپنی اپنی ذات میں صاحب اقتدار ہیں حالانکہ صاحب اقتدار تو صرف اسی (اللہ تعالیٰ) کی ایک ذات ہے۔

(توضیح مرام ایڈیشن روحانی خزائن ص40)

پس بعض اوقات کوئی شخص ایک اصطلاح استعمال کرتا ہے جبکہ دوسرے اس کو اسی طرح سمجھنے سے قاصر ہیں جس طرح اس کا بنانے والا سمجھتا ہے۔ حضرت ابن عربی خود تو دین کو سمجھتے تھے اور فنائیت کے مقام پر تھے لیکن ان کی اصطلاح بعض کو دھوکے کا موجب ہو گئی۔ حضرت مجدد سرہندی نے اس غلطی کو دور کرنے کی کوشش کی لیکن بعض دفعہ وحدت شہود سے بھی یہ غلط تاثر لیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہی جلوہ ہے جو ہر چیز پر نظر آتا ہے، لیکن اس کی جگہ بننے کے لئے اس کا تابع فرمان ہونا ضروری ہے خاص طور سے انسان کا وجود جو اللہ تعالیٰ کا تابع فرمان ہونے کی پوری صلاحیت رکھنے کے باوجود اپنے ارادے سے بھاگ بھی جاتا ہے جیسے حضرت مولانا روم نے فرمایا:۔

وآں انا بے وقت گفتن لعنت است
وآں انا بروقت گفتن رحمت است

جب فرعون نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ موجب لعنت ہوا کیونکہ وہ صبغۃ اللہ (اللہ کے رنگ) کے بغیر کیا گیا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اولین و آخرین کے سردار افضل الرسل خاتم النبیین محمد ﷺ کو ارشاد فرمایا۔

تو کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ تم کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا اور پھر حضور اکرم ﷺ بھی اپنے آقا و مولیٰ کی کمال اتباع میں یعنی انتہائی درجہ پیروی کر کے محبت الٰہی سے ظلی طور پر ایسے سرشار ہوئے کہ کسی نے الحق کہا تو کسی کی طرف سے ما اعظم شانی (میری شان کس قدر بلند ہے) اور کسی کی طرف سے اللہ جبتی (میرے کرتے میں اللہ ہے) وغیرہ کے الفاظ منسوب کئے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ تو یہ بھی بغیر صبغۃ اللہ کے ممکن نہیں اور یہ اللہ کا رنگ کیسے چڑھتا ہے۔ فرمایا کہ دو ہم تو اللہ کا رنگ یعنی اس کا دین اختیار کریں گے اور دین سکھانے کے معاملہ میں اللہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔"

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے۔ جیسے وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل انصاف اور علم کی صفت ہے وہی اس میں ہو اس لئے اس خلق کو احسن تقویم کہا ہے (-) جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس (-) سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو اسفل السافلین۔"

(ملفوظات جلد 5 ص21)

منعم علیہ گروہ حقیقت یہ ہے کہ صوفیائے ربانی نے فنا فی اللہ کا نظریہ تو پیش کیا اور یہ بھی کہا کہ اس فنا میں ہی انسان کی اصل بقا ہے وحدت الوجود والوں نے جنہوں نے حضرت ابن عربی کے ذوق کے مطابق اس کو سمجھا کہ اللہ کا عبد بن کر یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں شامل ہو کر بقا ملتی ہے اور وحدت شہود والوں نے غلطی سے صرف عبادات کو ظاہری رسوم کے ساتھ ادا کر لینے سے جو طبیعت میں نیکی پیدا ہو تو اس تبدیلی کو ایک نئی زندگی کا نام دیدیا اور یہی تعلق باللہ کے لئے کافی سمجھا گیا۔ چنانچہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا مظہر سمجھ کر اس سے ملنے کی تڑپ کو ضروری نہ سمجھا گیا۔ بعض تو اس حد تک بھی گئے کہ اپنے کو پانی کا صاف و شفاف قطرہ سمجھ لینے کے بعد سمندر میں ملنے سے ہی انکاری ہوئے کہ اس طرح ایک تو وحدت الوجود ثابت ہوتا ہے دوسرے ان کی انا اور خودی کو ٹھیس پہنچتی ہے حالانکہ چاہے قطرہ سمندر میں ملے یا نہ ملے وحدت الوجود تو ہو گئی۔ یہ بھی پانی وہ بھی پانی بس چھوٹے اور بڑے کا فرق رہ گیا۔ مظہر الوہیت ہونے کا یہ مطلب نہیں بلکہ مظہر الوہیت کا مطب یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سبحانہ، عز اسمہ کی قدت بعض اس کی صفات حسنہ کا آئینہ دار ہو کر اللہ تعالیٰ سے مل کر جو زندگی حاصل ہوتی ہے تو پھر عجائبات کا ظہور ہوتا ہے مثلاً پانی کی ایک بوند سمندر میں جاکر صدف کے پیٹ میں موتی بھی بنتی ہے اور سمندر دنیا کو وہ موتی لوٹا کر دولت بے بہا سے سرفراز کر دیتا ہے یا پھر اگر تعلق باللہ کی سچی تڑپ ہو تو انسان اپنے کو مچھلی سمجھے جس کی زندگی صرف اور صرف میں ہی ممکن ہے۔ باہر نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"ان کا طرز عمل اور ان کی تصنیفات اھدنا الصراط المستقیم کی عملی تصدیق دکھاتی ہیں علماء صرف یہ سمجھتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم پڑھنے کے لئے ہے لیکن اس کے اثرات و نتائج کچھ نہیں مگر وہ (حضرت جیلانیؒ) کی عملی طور پر دکھاتے ہیں۔(-)

(ملفوظات جلد 8 ص53)

اس لئے حضرت بانی سلسلہ نے تعلق باللہ کے حصول میں فنا فی اللہ کے بعد بقا کے درجہ کے بعد اس کے اثرت کو لقا کا مقام بتایا ہے کیونکہ جہاں زندگی ہے وہاں خطرات بھی ہیں پس دنیا میں رہ کر جب فنا فی اللہ کے نتیجہ میں بقا نصیب ہوتی ہے تو اس بقا کو لقائے الٰہی کے حصار میں ہی خطرات سے پناہ ملا کرتی ہے سچ ہے۔۔

وشت دنیا جزبہ درد و دام نیست
جز نجلوت گاہ حق آرام نیست

حضرت بانی سلسلہ ان تینوں درجوں کا استنباط یوں فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ (-) تمام قویٰ اور اعضا اور جو کچھ اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہئے اور اس کی راہ میں وقف کر دینا چاہئے جس کا نام دوسرے لفظوں میں فنا ہے......

پھر اس کے بعد (-) بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعد فنائے اکمل و اتم و سلب جذبات نفسانی الٰہی جذبہ اور تحریک سے پھر جنبش میں آیا۔ تو یہ وہ حیات ثانی ہے جس کا نام بقا رکھنا چاہئے۔ پھر اس کے بعد فقرات (-) اثبات و ایجاب و نفی و سلب خوف و حزن پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ حالت لقا کی طرف اشارہ ہے...... اور یہ لقا کا مرتبہ تب سالک کے لئے کامل طور پر متحقق ہوتا ہے کہ جب ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متوازی اور پوشیدہ کر دیوے۔ یہ وہی مقام ہے جس پر پہنچ کر بعض سالکین نے لغزشیں کھائیں اور شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا۔"

(آئینہ کمالات (-))

یہ تشریحات بہت ایمان افروز ہیں اور قارئین کرام کے لئے آئینہ کمالات (-) روحانی خزائن صفحہ 33 تا 37 کا مطالعہ ازدیاد ایمان و ایقان کا باعث ہو گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 11

میں بیٹھتے تھے۔ کوئی دیہاتی آیا ہوتا یا کسی مذہب کا کوئی عالم آیا ہوتا ان سے بے تکلف گفتگو ہوتی تھی۔ اس گفتگو کی سطح تک ہر ذہن بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے بہت بڑے علم کی ضرورت نہیں۔ یہ روزمرہ کی گفتگو ہے ہر قسم کے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ آدمی سادہ زبان میں بات کرتا ہے اور ایک بے تکلف طبیعت کا اظہار ہے۔ کسی شخصیت کو سمجھنا ہو تو اس کی روزمرہ کی گفتگو کا مطالعہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ سب سے زیادہ بے تکلف اپنی گفتگو کے دوران ہوتا ہے۔ جب علماء کتابیں لکھتے ہیں تو وہ اپنے اوپر ایک خاص مزاج طاری کرتے ہیں۔ خاص لوگوں کو مخاطب کرتے وقت ایک خاص کیفیت پیدا کرتے ہیں جس قسم کا مخاطب ہو اس قسم کی شخصیت پیدا کی جاتی ہے۔ اس میں آدمی کا بے تکلف تعارف نہیں ہو سکتا لیکن جب کوئی ملفوظات کہہ رہا ہو، بے تکلف اور کھلم کھلا باتیں کر رہا ہو۔ کسی نے کوئی سوال کر دیا اور کسی نے کوئی، اس کا جواب دے رہا ہے۔ تو اس کی اصل فطرت اس وقت کھل کر سامنے آتی ہے۔ اس لئے "ملفوظات" مطالعہ کے لئے بڑے دلچسپ ہیں میرے خیال میں تو جماعت اس طرف زیادہ توجہ نہیں دے رہی۔ باقاعدہ علمی کتابیں پیش کرتی ہے۔ حالانکہ ایک نئے آنے والے کے لئے ملفوظات بہت بہتر تعارف پیدا کر سکتے ہیں۔"

(الفضل 9-مارچ 1983ء)

کتب و ملفوظات کے بعد تیسری چیز حضرت بانی جماعت احمدیہ کا منظوم کلام ہے اس کا مطالعہ بھی بہت ہی مفید اور روحانی انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

"تیسری چیز حضرت (بانی جماعت احمدیہ) کا منظوم کلام ہے وہ بھی مطالعہ کرنا چاہئے جس کو نظم سے دلچسپی ہو اور ادبی ذوق ہو وہ کسی آدمی کے منظوم کلام سے بھی اس کی شخصیت کا بہت حد تک اندازہ کر سکتا ہے۔" (الفضل 9 مارچ 1983ء)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی کتب و ملفوظات وغیرہ میں جو زریں نصائح اور تعلیمات بیان فرمائی ہیں ان کا بغور مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نفوس کا محاسبہ بھی کرتے رہنا چاہئے کہ کس حد تک ہم ان پر عمل کر رہے ہیں یا عمل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہی طریق (رفقاء) حضرت بانی جماعت احمدیہ کا تھا چنانچہ حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب جالندھری سابق مہر سنگھ (ولادت 1872ء وفات 4 جون 1957ء) نے 8 جولائی 1950 کو اپنے اہل و عیال کو ایک وصیت تحریر فرمائی جس میں آپ نے لکھا

"تم لوگ (رفقاء) کرام کی برکات سے حصہ لینا چاہتے ہو تو کشتی (-) کا مطالعہ کیا کرو میں اب بھی سال میں دو ایک مرتبہ اسے پڑھتا ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ مبارک میں ہم کشتی (-) پڑھ کر بعض ہدایات کو خط کشیدہ کر لیتے تھے اور ہفتہ بعد دیکھتے کہ وہ نقص دور ہوا یا خوبی ہم میں پیدا ہوئی یا نہیں۔ اسی طرح رفقاء حضرت بانی سلسلہ کیا کرتے تھے۔ اور میں خود تو اپنے بعض عیوب اور کوتاہیوں کو خط کشیدہ کر کے اصلاح کیا کرتا تھا اس لئے گھر میں اس کتاب کا درس دیتا تھا۔

(......احمد جلد ہفتم 55)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت و افادیت کو سمجھنے اور ان کا بغور مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○○○

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ 89-2-10 میں فرمایا۔

ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے پھر تم واپس نہیں جاسکتے۔ اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو، پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ۔ تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔ ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا کی راہ میں (جدوجہد) کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر ان پر ان کو کامل دسترس ہو۔"

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 7

موقع پر حضرت بانی سلسلہ کا دلربانہ انداز ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے ایک پیالہ شوربے کا ہاتھ میں لیا اور اس پر دو روٹیاں رکھیں اور میاں نظام الدین صاحب کو جو دور جوتیوں میں بیٹھے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آؤ میاں نظام الدین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں" یہ فرما کر حضرت صاحب (بیت) کے ساتھ والی کوٹھری میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے اور خوش قسمت میاں نظام الدین نے اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ حضرت بانی سلسلہ کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہونے کا شرف ایک ایسا اعزاز ہے کہ تاقیامت یاد رکھا جائے گا۔ یہ واقعہ جہاں ایک طرف حضرت بانی سلسلہ کی دلداری اور غریب نوازی کا شاہکار ہے۔ وہاں آپ کی انتہائی عاجزی اور خاکساری کا بھی شاندار نمونہ ہے۔

اور اب ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں جس میں حضرت بانی سلسلہ کے عجزو انکسار کے پے در پے نمونے کوٹ کوٹ کر بھرے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آسام کے دور دراز علاقہ سے دو غیر از جماعت مہمان آپ سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے سامنے پہنچ کر خادموں کو سامان یکہ سے اتارنے اور چارپائیاں بچھانے کو کہا۔ خدام نے خاص توجہ نہ کی اور یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکے سے سامان اتاریں۔ چارپائیوں کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ ان تھکے ہارے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت واپس بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب حضرت صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو راوی کا بیان ہے کہ آپ سخت بے قرار ہو گئے۔ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اور ایسی جلدی میں روانہ ہوئے کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بٹالہ کے راستے پر چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو گئے۔ دو اڑھائی میل چلنے کے بعد بالآخر ان مہمانوں کو جالیا جو اس وقت نہر کے پل پر پہنچ چکے تھے۔ حضرت صاحب کو دیکھ کر مہمان یکہ سے اتر آئے۔ آپ نے بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا کہ آپ کے اس طرح واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ حضرت صاحب نے مہمانوں سے فرمایا۔

"آپ یکے پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا"

مہمان آپ کے احترام کی وجہ سے یکہ میں سوار تو نہ ہوئے تاہم آپ انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آ گئے۔ مہمان خانے پہنچ کر مہمانوں کا سامان اتارنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ نے خود اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ان کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے۔ آپ نے اپنے سامنے ان کے کھانے کا انتظام کروایا۔ نواڑی پلنگ ان کے لئے منگوائے۔ بستر لگوائے اور جتنے دن وہ قادیان میں رہے حضرت صاحب روزانہ ان کے پاس آ کر بیٹھتے اور باتیں کرتے۔ جب واپس جانے لگے تو آپ نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں انہیں فرماتے جاتے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ میں سوار ہو جائیں لیکن وہ بوجہ ادب آپ کے ساتھ پیدل چل کر نہر کے قریب پہنچ کر رخصت ہوئے۔ جب تک ان کا یکہ روانہ نہیں ہوا آپ وہیں کھڑے رہے اور ان کی روانگی کے بعد قادیان واپس تشریف لائے۔ اس ایک واقعہ میں حضرت بانی سلسلہ کی عاجزی اور انکساری کی جو شان نظر آتی ہے وہ ہرگز کسی تبصرہ کی محتاج نہیں!

جن عاجزانہ راہوں پر چل کر آپ نے قرب الٰہی کی منازل طے فرمائیں ان میں سے چند راہوں کی شناسائی ہم نے حاصل کی۔ اب ان ارشادات پر عمل کرنا ان سب راہوں کی پیروی کرنا اور اپنے پیارے آقا کے مبارک نقوش پا پر چلنا ہم خدام احمدیت کا فرض ہے۔ ان راہوں پر چلنے کی دعوت اور نصیحت بار بار ہمارے کانوں میں پڑتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے کیا خوب فرمایا:۔

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری

اس موضوع پر حضرت بانی سلسلہ کا یہ شعر بھی ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ فرمایا۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

پس اے فرزندان احمدیت! اٹھو اور اس زریں نصیحت پر عمل کرتے ہوئے عاجزی اور انکساری کے پیکر بن جاؤ۔ فروتنی اور خاکساری کا لباس پہن کر ان سب عاجزانہ راہوں پر قدم مارو جن کی نشاندہی حضرت بانی سلسلہ نے اپنے ارشادات اور نمونہ کے ذریعہ فرمائی ہے۔ عجزو انکسار کی یہ وسیع راہیں ہم سب کو دعوت عمل دے رہی ہیں کہ آؤ اور ان راہوں پر چل کر قرب الٰہی کی لازوال دولت سے اپنی جھولیاں بھر لو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

OOO

بہتر تشخیص ○ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ○ مُناسب علاج
ناصر کلینک مین بازار حلوظ آباد
فون: ۳۳۹۱ (۴۳۸-)
ہر قسم کے امراض مثلاً اٹھرا و اولاد کا نہ ہونا (بانجھ پن، حمل کا گر جانا) نرینہ اولاد کی خواہش۔ ورم۔ لیکوریا۔ ایام کی بے قاعدگی۔ گردہ۔ مثانہ پتے کی پتھری اور بچوں کے امراض کی شافی علاج گاہ۔

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
مکان ۶ حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری جمیل اشفاق

احمد برادرز
• فریج • فریزر • کوکنگ رینج • گیزر • واشنگ مشین • ہیٹر کیلئے
شہنشاہ پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: 451080 420958

SUZUKI // سوزوکی
ڈیلرز، سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینئین جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے
منیر آٹوز حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان نصیر آٹوز
فون: دفتر: 72960 73497 دوکان 32971 فیکس 92-061-520882

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.
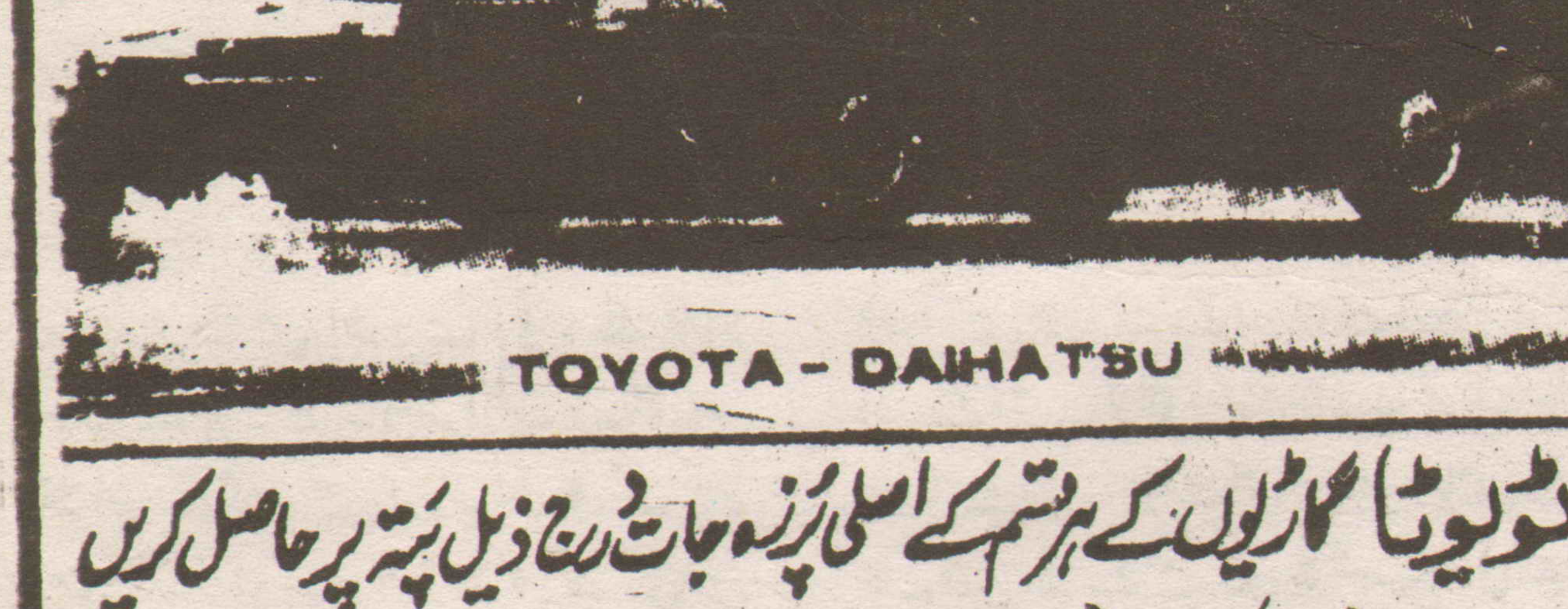

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز ۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
فون: ۷۷۲۴۶۰۶ ۔ ۷۷۲۴۶۰۷ ۔ ۷۷۲۴۶۰۹

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول رکھتا ہیں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی اسٹیٹ کمیشن ایجنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508

خلافت لائبریری۔ ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب الرحمان زیروی۔ اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ

مکتوبات احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تحریر فرمودہ خطوط کا تذکرہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اردو شعر ہے۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اس آخری زمانہ میں دنیا بھر کے تمام مذاہب اور نظریات میں ایک غیر معمولی جوش و خروش کا نتیجہ ہے کہ ہر طرح کے علمی خزانے سامنے آ رہے ہیں جس نے تمام اقوام و مذاہب کے نظریات پر دین حق کو دلائل و براہین کے ساتھ غالب کرنا تھا اس سلطان القلم کے ذریعے ہزاروں ہزار سال سے مدفون خزائن کا ملنا ضروری ٹھہرتا ہے چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کے قلم مبارک سے الٰہی تائید و نصرت کے ساتھ پچاسی کتب ظہور میں آئیں جو روحانی خزائن کی تیئس جلدوں کے ایک خوبصورت سیٹ کی صورت میں دنیا کے سامنے ہیں اسی طرح ملفوظات کی دس جلدیں اور مجموعہ اشتہارات کی تین جلدیں ہیں کتنے ہی مباحثات و مناظرات ہوئے روزمرہ ملنے والوں سے گفتگو اور مختلف سوالوں کے جوابات میں آپ نے دنیا کے سامنے وہ حقائق و معارف اور دقائق و لطائف رکھے جو علیم و خبیر خدائے قادر نے آپ کو عطا فرمائے۔

ایک بہت بڑا ذریعہ اس سلسلہ میں وہ مبارک خطوط ہیں جو حضرت بانی سلسلہ نے مختلف مذاہب کے لیڈروں کے نام لکھے اپنی جماعت کے مخلصین کے نام تحریر فرمائے یا مخالفین کے نام ارسال کئے ایسے خطوط کی مجموعی تعداد معلوم کرنا آسان نہیں۔ ایک اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 1884ء میں آپ نے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ "20 ہزار سے زیادہ خطوط میں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر مختلف مقامات میں روانہ کئے۔"
(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول ص 7)

اس قابل قدر ذخیرہ کو جمع کرنے کی طرف نمایاں توجہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" نے فرمائی اور دس جلدیں مختلف دوستوں کے نام خطوط کی شائع بھی کر دیں مثلاً ایک فدائی حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے نام 278 خطوط پر مشتمل جلد ہے۔

2 حضرت بانی سلسلہ کے مختلف جانثاروں کو خدمت کی توفیق ملتی رہی خطوط لکھنے اور دیگر دوستوں کے خطوط کے جواب لکھنے میں وقتاً فوقتاً ان خوش نصیبوں کو موقعہ ملتا رہا ان میں سے کچھ بزرگ بہت نمایاں ہیں جیسے۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب
حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی
4 حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی
5 حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی

3 مکتوبات احمدیہ کے نام سے کام کرنا انتہائی مشکل مشن تھا جسے حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانی نے زندگی بھر جاری رکھا۔ 1908ء میں پہلی جلد شائع کی 1950ء میں آخری مختلف دوستوں کے خطوط کو جمع کرنا بہت ہی مشقت طلب کام تھا عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم نہایت خوشی اور مسرت قلبی سے اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس کو اس چشمہ ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائی اور اپنے فضل ہی سے اسی کے ہاتھ میں قلم اور دل و دماغ میں قوت بخشی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قلمی خدمت کے لئے اسے ایک جوش عطا فرمایا تب ہی سے اسے یہ آرزو ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات مکتوبات اور ہر ایسی تحریروں کو جمع کروں جو آپ کے قلم سے کسی وقت نکلی ہوں اور وہ کسی منتشر حالت میں ہوں یا اندیشہ ہو کہ وہ نایاب نہ ہو جائیں۔

جہاں تک ان مبارک خطوط کو شائع کر کے احباب جماعت کے سامنے رکھنے کا معاملہ ہے اولین سعادت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کے حصہ میں آئی آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی حیات میں ہی رسالہ تشحیذ الاذہان کے ذریعہ مکتوبات امام الزمان کے نام سے اس کا اہتمام فرمایا۔

4 ان مبارک خطوط کی اہمیت و افادیت منفرد نوعیت کی ہے اس سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی رائے بہت خوب ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ) کی تصانیف جو رنگ رکھتی ہیں وہ اور ہے مجالس کی تقریریں وعظ اور نصائح ایک اور ہی رنگ کی چیز ہیں۔ مکتوبات کا ان سے الگ ایک تیسرا رنگ ہے۔ کیونکہ ان میں اکثر باتیں پرائیویٹ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ (حضرت صاحب) کے مکتوبات پڑھنے سے کئی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ جو صرف تصانیف یا مجالس کے حالات پڑھنے والے کو ہرگز معلوم نہیں ہو سکتیں۔ (...) اور جو جو عجیب نکات فرمائے ہیں۔ ان کا عام تقریروں یا تصانیف میں ڈھونڈنا بالکل عبث ہے۔

اسی طرح بعض اپنی پرائیویٹ اور رنج کی باتیں جن پر اور کسی طرح علم حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ وہ ان خطوط سے معلوم ہوتی ہیں۔ غرض یہ یا اس قسم کی کتابیں اتنے علوم اور معارف اور تاریخی امور اور پرائیویٹ حالات فریقین کے ظاہر کرتی ہیں۔ کہ کوئی احمدی ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتا (۔)

بہت سے امور ہیں۔ جو علم میں ترقی کا موجب ہیں۔ پھر معرفت کے نکات اور نصائح۔ اور اخلاقی باتیں اور اس زمانہ کے بعض حالات مزید براں ہیں یہ چھوٹا سا رسالہ علم و معرفت کا ایک دریا ہے۔ جس کے فقرہ فقرہ سے ہر علمی حیثیت کا شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے شیخ عرفانی کو۔ جنہوں نے سالہا سال پہلے اپنی دوربین آنکھ سے ان چیزوں کی اہمیت کو دیکھا۔ اور ان کا ایک ذخیرہ اپنے پاس جمع کر لیا۔ جسے وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے فائدہ کے لئے شائع کرتے ہیں۔

5 حضرت مولانا عرفانی صاحب کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان نے اس سلسلہ میں کوشش کی اور 1954ء میں ایک جلد شائع کرنے کی سعادت پائی آپ رقم طراز ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ کے 'مکتوبات' مسائل تصوف مواعیظ و حکم' (۔) تاریخ سلسلہ اور آپ کے اسوہ حسنہ کا ایک لاثانی ذخیرہ ہے اور تاریخ کا ایک کثیر حصہ صرف انہی سے دستیاب ہوتا ہے۔ ان کے محفوظ کرنے کا سہرا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی موسس و ایڈیٹر الحکم کے سر ہے۔ آپ نے حضرت صاحب کے عصر سعادت سے ہی اس طرف پوری توجہ کی اور سلسلہ کے اولین اخبار الحکم کے ذریعہ ان خطوط کو نیز حضرت صاحب کے ملفوظات (۔) اور تاریخ سلسلہ کو اور بعد ازاں مکتوبات احمدیہ کی شکل میں مرتب کر کے ان خطوط کو شائع کرنے کی توفیق پائی۔ ایسے مفید امور کی سرانجام دہی کی بناء پر ہی الحکم (حضرت بانی سلسلہ) کی طرف سے اپنے دو بازوؤں میں سے ایک قرار پایا تھا۔ مکتوبات احمدیہ کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے خاکسار نے حضرت عرفانی صاحب سے اس سلسلہ کی ایک جلد اسی نام سے شائع کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ آپ چونکہ بصد شوق اس کام کی تکمیل کے متمنی ہیں۔ آپ نے ازراہ کرم اجازت عنایت فرمادی ہے۔ (۔) میری نیت صرف یہ ہے کہ انقلاب کے ہاتھوں ایک کثیر حصہ غیر مطبوعہ خطوط وغیرہ کا ضائع ہو چکا ہے جو ابھی تک بچا ہوا ہے اسے طبع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔ کیونکہ نہ معلوم وہ کب تک اصلی شکل میں محفوظ رہ سکے گا۔ بسا اوقات خود احباب یا ان کی اولاد کی پوری توجہ نہیں رہتی اور ایسی انمول چیزیں ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔

1954ء کے بعد اب تک مزید کوئی جلد شائع نہیں ہو سکی جو جلدیں اب تک چھپ چکی ہیں ان میں 894 خطوط شامل ہیں۔ جبکہ اصل تعداد کا صحیح شمار معلوم نہیں۔

6 حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء کے گھرانوں اولاد اور نسلوں کے پاس یہ نادر تحریریں انفرادی حیثیت میں بطور تبرک محفوظ ہیں۔ لیکن وہ ساری جماعت کے سامنے نہیں آ سکتیں ان متبرک خطوط اور دوسری تحریروں کو محفوظ کرنے کا جماعتی طور پر انتظام ہے اس لئے چاہئے کہ جن کے پاس یہ خزانہ موجود ہے وہ اسے محفوظ کرائیں خلافت لائبریری ربوہ میں اس کا انتظام کیا گیا ہے لائبریری میں ایسی مقدس تحریرات کو جدید تکنیک اور آلات کی مدد سے محفوظ رکھا جاتا ہے پھر بھی اگر دوست اصل خطوط اپنے پاس ہی رکھنا چاہیں تو ان کی فوٹو کاپی تصدیق کے ساتھ بھجوا سکتے ہیں۔

جو مکتوبات احمدیہ اس طریق پر لائبریری میں پہنچ کر محفوظ ہو چکے ہیں لیکن ابھی شائع نہیں ہوئے ان کی بھی خاصی تعداد ہے اور کسی وقت بھی ان کو کتابی شکل میں شائع کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مندرجہ ذیل اصحاب کے نام تحریر فرمودہ خطوط محفوظ کئے گئے ہیں۔

1 حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری
2 حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی
3 حضرت خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب
4 حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب
5 حضرت نواب محمد علی خان صاحب

جو جلدیں اب تک شائع ہو چکی ہیں ان میں شامل خطوط کی تعداد حسب ذیل ہے۔

1 جلد اول 56
2 جلد دوم 19
3 جلد سوم 12
4 جلد چہارم 18
5 جلد پنجم حصہ اول 94
6 جلد پنجم حصہ دوم 46
7 جلد پنجم حصہ سوم 278
8 جلد پنجم چہارم 62
9 جلد پنجم حصہ پنجم 205
10 جلد ششم 48
11 جلد ہفتم 56

فہرست مکتوبات احمدیہ 1 جلد اول میر عباس علی صاحب لدھیانوی
2 جلد دوم 1 پنڈت دیانند سرسوتی کے نام
2 مختلف مذاہب کے لیڈرز کے نام
3 اندر من مراد آبادی کے نام
4 رام چرن ممبر آریہ سماج (اکبر آباد) کے نام
5 پنڈت شو فرائن بیتانند اگنی ہوتری بانی دیو سماج
6 پنڈت شو فرائن بیتانند اگنی ہوتری بانی دیو سماج
7 پنڈت شو فرائن بیتانند اگنی ہوتری بانی دیو سماج
8 پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کشتہ اعجاز مسیحائی کے نام تین عدد
9 پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کشتہ اعجاز مسیحائی کے نام
10 پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کشتہ اعجاز

مسیحائی کے نام
11 لالہ بھیم سین کے نام
12 پنڈت کھڑک سنگھ کے نام
13 ڈاکٹر جگن ناتھ صاحب ملازم ریاست جموں
14 پنڈت لیکھرام کے نام خط
15 جناب مینجر صاحب گرد کل گوجرانوالہ کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16سوامی دیانند سرسوتی کے نام اعلان دوعدد
17سوامی دیانند سرستی کے نام اعلان
18باوانرائن سنگھ وکہن کے نام اشتہار
19باوانرائن سیکرٹری آریہ سماج امرتسر

3 جلد سوم 1پادری سوفٹ کانام
2پادری جواہر سنگھ کے نام
3فتح محمد مسیح کے نام
4ایک عیسائی کے سوالات کے جوابات
5بشپ لاہور سے ایک سچے فیصلہ کی درخواست
6 رائٹ ریورنڈ جارج لیفرائے ڈی ڈی بشپ لاہور
7مسیحان جنڈیالہ کے نام
8ڈاکٹرمارٹن کلارک کے نام دوخط
9عبداللہ آتھم کے خط کاجواب
10الیگزنڈرڈوئی کے نام خط دوعدد

4 جلد چہارم مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام18خطوط

5 جلد پنجم حصہ اول حضرت سیٹھ عبدالرحمان مدراسی کے نام94خطوط

6 پنجم حصہ دوم حضرت امام جماعت اول کے نام46خطوط

7 جلد پنجم حصہ سوم حضرت چوہدری رستم علی خان صاحب کے نام278خطوط

8 جلد پنجم حصہ چہارم 1حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام62خطوط

9 جلد پنجم حصہ پنجم 1حضرت منشی احمد جان صاحب کے نام خطوط چارعدد
2 حضرت نواب علی محمد خان آف جھجر کے نام تین عدد
3 حضرت حکیم مولوی نور الدین امام جماعت الاول کے نام ایک عدد
4 حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ کے نام چھ عدد
5 حضرت منشی ظفراحمد صاحب کے نام ایک عدد
6 خان صاحب عبدالمجید خان صاحب کے نام 8 عدد
7 حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کے نام25عدد
8 حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی کے نام ایک عدد
9 حضرت سید محمد عسکری صاحب کے نام ایک عدد
10 حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب کے نام ایک عدد
11 حضرت صوفی سید حافظ تصور حسین کے نام 5 عدد
12 حضرت مولوی محمد شادی خان صاحب سیالکوٹی کے نام8عدد
13 حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے نام80عدد
14 مولوی اللہ دتہ صاحب لودھی ننگل
منظوم ایک عدد
15 حضرت سید ناصر شاہ صاحب کے نام13عدد
16 حضرت ڈاکٹر (خانصاحب) میر محمد اسماعیل صاحب کے نام چارعدد
17 شیخ فتح محمد صاحب کے نام7عدد
18 حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لودہانوی کے نام ایک عدد
19 سید امیر علی شاہ صاحب کے نام ایک عدد
20 ایک مدرس کے نام ایک عدد
21 حضرت چوہدری الہ داد خان صاحب کے نام دوعدد
22 حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس صاحب کے نام8عدد
23 حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک عدد
24 محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد عثمان صاحب کے نام تین عدد
25 حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کے نام دو عدد
26 حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک عدد
27 حضرت سیٹھ اسماعیل آدم کے نام17عدد

10 جلد ششم 1حاجی ولی اللہ صاحب آف کپورتھلہ کے نام تین عدد
2مولوی نور محمد صاحب کے نام
3امام الدین فاتح کتاب المبین کے نام
4مولوی سلطان محمود صاحب کے نام
5محمد حسین بٹالوی کے نام17خطوط
6مولوی عبدالجبار غزنوی کے نام دوعدد
7حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام
8حضرت امام جماعت الاول کے نام
9مولوی عبدالجبار غزنوی کے نام
10حافظ محمد یوسف ضلع دار کے نام
11حافظ محمد یوسف ضلع دار کے نام
12بابو الٰہی بخش کے نام
13امام دین فاتح کتاب المبین کے نام
14بٹالوی محمد حسین کے نام
15بٹالوی محمد حسین کے نام دوسراخط
16منشی عبدالقادر بلال کے نام
17 قاضی نذر حسین ایڈیٹر قل قل کے نام
18بانی بریلی کے ایک مسلمان کے نام چشمہ مسیحی
19امام الدین کے نام خط
20غلام دستگیر قصوری کے نام خط
21مولوی محمد بشیر بھوپالی کے نام
22مولوی رشید احمد گنگوہی کے نام
23مولوی عبدالحق غزنوی کے نام

11 جلد ہفتم 1 حضرت نواب محمد علی کے نام خط43عدد
2 حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانی کے نام خط 7 عدد
3محمد ابراہیم خان کے نام ایک عدد
4 قاضی ضیاء الدین کے نام خط دوعدد
5 قاضی عبدالرحیم بھٹی کے نام خط
6ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب کے نام
7سید بشارت احمد صاحب کی بیعت کاجوابی خط

ذیل میں چند خطوط میں سے اقتباسات محض تبرک کا درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت محمد ولی اللہ صاحب کے نام

مخدومی مکرمی اخویم (-) محمد ولی اللہ صاحب (-) آپ پر واضح رہے کہ جو لوگ بدظنی کرتے ہیں اور منہ سے گندی باتیں نکالتے ہیں وہ ہمارا کچھ نقصان نہیں کرسکتے۔ وہ آپ ہی بدظن ہو کر خسرالدنیا والاخرہ کے مصداق ٹھہرجاتے ہیں۔ یہ کاروبار سب جناب الٰہی کی طرف سے ہے اور وہی اس کو بخیروخوبی پورا کرے گا۔ اگر تمام بنی آدم ایسا ہی خیال دل میں پیدا کریں جیسا کہ آج کل آپ کا ہے تو تب بھی ایک ذرہ ہم کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ ہمارا وہ مربی کریم ہے جس نے تاریکی کے زمانہ میں مامور کیا وہ ہمارے ساتھ ہے اور وہی کافی ہے۔

(18ربیع الثانی 1302ھ 4 فروری 1885ء جلد چہارم)

سیٹھ عبدالرحمن صاحب اللہ رکھا کے نام

محب یک رنگ مکرمی اخویم (-) سیٹھ عبدالرحمان صاحب اللہ رکھا سلمہ (-) کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپیہ مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا۔ خداتعالیٰ آپ کو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے۔ آمین ثم آمین یہ بات فی الواقعہ سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ان خدمات کا وہ یہ رحمت پاداش بخشے۔ کہ تمام حاجات کی دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرماوے محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس پر آشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ اللہ القدیر (نے چاہا تو) آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پانے والے ہیں کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہوگیا ہے میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے پڑی کہ خداتعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر (خدائی خبر ملی) کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست (-) سیٹھ عبدالرحمان صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے۔ اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے۔ اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہوگئی (-) یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے (-) تصدیق فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور اپنے فضل سے مکروہات سے بچاوے اور آپ کے ساتھ ہو۔ میں عنقریب ایک کتاب منن الرحمان نام شائع کرنے والا ہوں شاید کل اس کے کاغذ کے لئے لاہور میں آدمی بھیج دوں۔ اس میں یہ بیان ہے کہ خداتعالیٰ نے ہم پر کیا کیا فضل کئے۔ (-) غالباً عربی زبان میں معہ ترجمہ ہوگی باقی خیریت ہے۔ والسلام از طرف محبی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب (سلام) معلوم کریں

خاکسار مرزاغلام احمد

(17مارچ 1895ء)

مخدومی مکرمی (-) سیٹھ عبدالرحمان صاحب (-) (سلام) کل تار کے ذریعہ سے مبلغ پانچ سو روپیہ مجھ کو آپ کی طرف سے پہنچ گیا۔ اللہ جلشانہ آنمکرم کو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں اجر بخشے اور آپ کی محبت میں اپنی ترقیات عطا فرماوے اور آپ کے ساتھ ہو میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنی کسی کتاب میں محض بھائیوں کے دعا کے لئے آنمکرم کے دینی خدمات کا کچھ حال لکھوں۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو نمونہ ہاتھ آتا ہے اور محبان (-) غائبانہ دعا سے یاد کرتے ہیں۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور نیز چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ چند اور دوستوں کا بھی ذکر کروں۔ کیونکہ اللہ جلشانہ (-) ترغیب دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جیسا کہ تم بعض اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ رکھتے ہو ایسا ہی بعض اوقات ان کو لوگوں پر ظاہر کرو تا لوگ تمہارے نمونہ پر چلیں کیونکہ انسان کی عادت ہے کہ نمونہ دیکھ کر اس میں قوت پیدا ہوتی ہے سو امید رکھتا ہوں کہ اگر آئندہ کسی رسالہ میں جلد یا دیر سے لکھوں تو آپ اس سے موافقت ظاہر کریں۔ ہمارے کام محض اللہ جلشانہ کے لئے ہیں اور کسی کی نسبت وہ حالات اور واقعات جو لکھے جائیں حاشاوکلا اس کی خوشامد کے لئے ہرگز نہیں۔ اور نہ اس کے خوش کرنے کے لئے کہ یہ سخت معصیت ہے بلکہ نمونہ دکھلانے کے لئے صحت نیت سے محض للہ ہوگا وانما الاعمال بالنیات اور عنقریب بعض کاغذ دستخط کے لئے آنمکرم کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ امید ہے کہ آنمکرم بہت کوشش کرکے ان کی تعمیل کردیں۔

والسلام

خاکسار مرزاغلام احمد

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول)

حضرت مولانا نور الدین صاحب امام جماعت الاول کے نام

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب (-) محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور للّٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہنچ کر باعث انشراح خاطر و سرور زوق ہوا۔ بلاشبہ اس درجہ کی قوت و استقامت و جوش و ایثار جان و مال للہ اس چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے جس میں چمکتا ہوا یقین اس امر کا پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ دوم)

نواب محمد علی خان صاحب کے نام

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

بیچارہ نورالدین جو دنیا کو عموماً لات مار کر اس جنگل قادیان میں آبیٹھا ہے بے شک قابل نمونہ ہے۔ بہتیری تحریک اٹھیں کہ آپ لاہور میں رہیں۔ اور امرت سر میں رہیں۔ دنیاوی فائدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پراپرٹی پوائنٹ

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لین دین کیلئے ایک با اعتماد ادارہ

7- گراؤنڈ فلور گنزا سنٹر
104- ویسٹ جناح ایونیو F-7
بلیو ایریا - اسلام آباد

فون دفتر: 051-271737
824670

الیکٹرو فرج

یہاں پر موٹر وائنڈنگ، فرج ائیر کنڈیشن اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے نیز ڈش اینٹینا کی فروخت اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

دوکان نمبر 4 بلاک 91- المصطفیٰ مارکیٹ
آئی اینڈ ٹی سنٹر
G-8/4 اسلام آباد

پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان

فون: 051-254619

رؤف کمیشن شاپ

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز

تحصیل روڈ سبزی منڈی
گوجر خان

فون: دکان 0571-2924
گھر: 0571-2048

HONDA

ایم کاشف آٹوز اینڈ انجینئرز ملتان

ڈیلر- سپیئر پارٹس سوزوکی۔ یاماہا ہنڈا، کاواساکی ٹائر ٹیوب ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے با رعایت خریدیں۔ مرمت کی سہولت بھی موجود ہے۔

بالمقابل علمدار کالج
حسین آگاہی روڈ

فون دفتر 545971
546497

فیکس 92-061-520882

باجوہ میڈیکل سٹور

ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات - جڑی بوٹی عرقیات - مربہ جات با رعایت خریدیں

بازار حکیماں ظفروال

فون دوکان: 0432-68325
رہائش: 68250

پروپرائیٹرز: ثناء اللہ باجوہ - اسد اللہ باجوہ

• معیاری سلائی جدید ترین فیشن کے مطابق • عمدہ کپڑے کی مکمل ورائٹی
• دوسرے شہروں و ممالک کیلئے پارسل سروس کی سہولت

سپر ٹیلرز اینڈ فیبرک ہاؤس

فون: 051-810585
فیکس 051-826934

دوکان نمبر 1 بلاک B-6
سپر مارکیٹ اسلام آباد

زیر نگرانی: محمد منور ملک

دعوت الی اللہ میں حصہ لے کر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعائیں حاصل کریں

فینسی زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

صرافہ بازار
سیالکوٹ

فون: دوکان: 592316 گھر: 586297 - 551179

MARBLES

• ہر قسم کے ماربل سلیب
• کچن کاؤنٹر ٹائلز
• کیمیکل پالش کیلئے رجوع فرمائیں

051-411121

سٹار ماربل اینڈ سٹون

پلاٹ 40-42
سٹریٹ 10 سیکٹر I/9
انڈسٹریل ایریا اسلام آباد

پروپرائیٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

BTC

MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

Tel.	Off.	:	0432 - 593756
	Fac	:	0432 - 267115
	Resd.	:	0432 - 67087 - 65197
	Fax	:	0432 - 592086
	Telex	:	46434 BILLOO PK
	Cable	:	BILLOO, SIALKOT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین، خوش ذائقہ
بہترین کنفیکشنری بنانے
والے اینڈ
ڈرائی فروٹ سپلائرز

پاپولر سویٹس

مین بازار
وزیرآباد

پروپرائیٹر
گلزار احمد
فون
2649

پاپ کی کھڑکیاں • z کی کھڑکیاں، مین گیٹ، شٹر گیٹ، چینل گیٹ، گرل سٹیل اینڈ ریلنگ
آہنی دروازے
چوکھٹ وغیرہ
آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
کام تسلی بخش

خان سٹیل ڈیکوریٹرز

احمدیہ بیت الذکر مارکیٹ جلال پور روڈ
حافظ آباد
پروپرائیٹرز: خالد جاوید خان انجم
محمد ارشد خان
محمد احمد خان
فون دوکان: 521223

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ

سعید ڈیزل لیبارٹری

وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ۔ ملتان پروپرائیٹر: سعید خان املانی

LIBRA
COMMUNICATION SYSTEMS

WE SPECIALIZE IN:

* Motorized Remote Controlled World Dish Antenna Systems.
* CCIV, MATV, SMATV, for hotels, flats colonies and guest houses.
* Hi-Tech Satellite Computers & Communications.
* Video phones & Desktop Video Conferencing Systems.
* Hifi Stereo CD and Laser disk players, TV and VCR.

WE ALSO DO ANNUAL MAINTENANCE CONTRACTS FOR EXITING SYSTEMS

11, Warrich Plaza,
Opp. Capital Park,
F-10 Markaz, Islamabad

☎ (051) 292396
Fax: (051) 292396
(051) 282399

مرکز خریداری: سورج مکھی۔ گندم اور مونجی

ساہی رائس ملز

پروپرائیٹر: چوہدری ریاست علی ساہی گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ (سیالکوٹ)

فون
دفتر 04341- 3429
رہائش 04341- 2748

With The Compliment Of

Ismail & Co. (Pvt) Ltd.

FABRICATORS, ENGINEERS AND CONTRACTORS

Specialists In

* BUS BODIES * WATER TANKERS *
OIL TANKERS * TROLLIES * TRUCK/DUMPS
* TRUCK/AMBULANCES * LONG TROLLORS
* AIRCONDITION VANS * FIRE BRIDGE VEHICLES
AND ALL STEEL FABRICATIONS

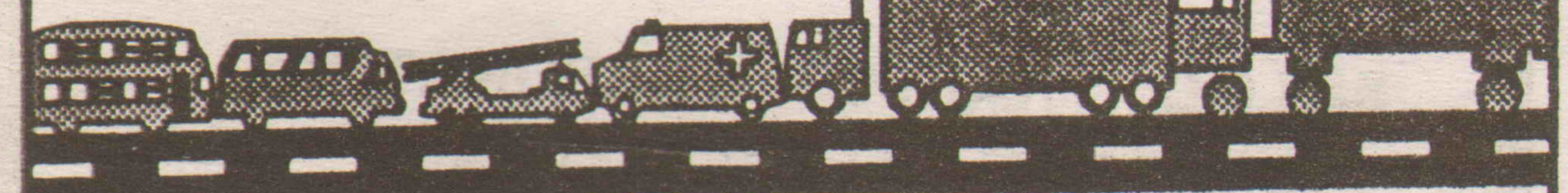

Head Office
116-KASHMIR ROAD, RAWALPINDI. (PAKISTAN)
PHONE: (051) 564359
Fax 92-051-519058

عالمی طور پر خدا تعالیٰ کے بیشمار فضلوں اور رحمتوں کا
نظارہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو
مبارک ہو

ٹیک۔ نی۔ ٹسٹ

نوید اے۔ خان چیئرمین

راولپنڈی آفس
ٹیک۔ نی۔ ٹسٹ
50 - C-I-B
سیٹلائٹ ٹاؤن۔ چاندنی چوک
مری روڈ
راولپنڈی
فون آفس:
051- 427162
051 - 418418
فیکس آفس: 412828

لاہور آفس
ٹیک۔ نی۔ ٹسٹ
27 - مین سمن آباد
لاہور
فون آفس:
7584724
7590584
فیکس آفس: 7589939

کراچی آفس
ٹیک۔ نی۔ ٹسٹ
239 - A بلاک II
پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس
شاہراہ قائدین
کراچی
فون آفس:
4556623
4556393
فیکس آفس: 4555083

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبابت کی رو سے بہت ہو گا۔ مگر کسی کی بات انہوں نے قبول نہیں کی۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سچی توبہ کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہے۔ خدائے تعالیٰ ان کو شفاء بخشے اور ہماری جماعت کو توفیق عطا کرے کہ ان کے نمونہ پر چلیں آمین۔

والسلام
خاکسار غلام احمد
(28۔اپریل 1895ء)
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ دوم)

حضرت منشی رستم علی صاحب کے نام

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب (۔) (سلام) آم پہنچ گئے۔ آپ نے خالصاً للہ بہت خدمت کی ہے اور دلی محبت اور اخلاق سے آپ خدمت میں لگے ہوئے ہیں اللہ جلشانہ آپ کو بہت اجر بخشے۔

خاکسار غلام احمد
21جولائی 1887ء

مکرم اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ (۔) محبت نامہ پہنچا۔ میں (اللہ نے چاہاتو) آپ کے لئے رمضان میں دعا کر تا رہوں گا۔ آپ کی تو ہر مراد اللہ تعالیٰ پوری کر دیتا ہے۔ آپ کیوں مضطرب ہوتے ہیں۔ رسالہ نور الحق بڑی شان کا رسالہ ہو گیا ہے۔ اور پانچ ہزار روپیہ اس کے ساتھ اشتہار دیا گیا ہے (۔)

والسلام
خاکسار غلام احمد
20مارچ 1894ء

محبی اخویم منشی رستم علی صاحب (سلام) (۔) تمام جماعت میں ایک آپ ہی ہیں جو اپنی محنت اور کوشش کی تنخواہ کا ایک ربع ہمارے سلسلہ کی امداد میں خرچ کرتے ہیں۔ آپ کو اس صدق و ثبات کا خدا تعالیٰ بدلہ دیو۔ آمین

خاکسار غلام احمد
یکم مئی 1896ء

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام

بخدمت اخویم عزیزی خانصاحب محمد علی خان (۔) عنایت نامہ متضمن بہ دخول در سلسلہ بیعت این عاجز موصول ہوا۔ دعا ثبات و استقامت در حق آں عزیز کی گئی (۔)

بے وقوف وہ شخص ہے جو اس (دنیا) سے دل لگاوے۔ اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو۔ اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زباں سے دعا کی جاتی ہے۔ کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ۔ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا۔ جن سے تو راضی ہو جاوے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین

والسلام
خاکسار مرزا غلام احمد
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم)

محبی عزیزی نواب صاحب سلمہ

(۔) ہماری جماعت اگرچہ غرباء اور ضعفاء کی جماعت ہے لیکن العزیز یہی علماء اور محققین کی جماعت ہے۔ اور انہی کو میں متقی اور خدا ترس اور عارف حقائق پاتا ہوں۔ اور نیک روحوں اور دلوں کو دن بدن خدا تعالیٰ کھینچ کر اس طرف لاتا ہے (۔)

خاکسار مرزا غلام احمد قادیان
9دسمبر 1894ء

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب (۔) عنایت نامہ بدست مولوی محمد اکرم صاحب مجھ کو ملا۔ اور اول سے آخر تک پڑھا گیا۔ دل کو اس سے بہت درد پہنچا۔ کہ ایک پہلو سے تکالیف اور ہموم و غموم جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے مخلصی عطا فرماوے۔ مجھ کو (جہاں تک انسان کو خیال ہو سکتا ہے) یہ خیال جوش مار رہا ہے کہ آپ کے لئے ایسی دعا کروں جس کے آثار ظاہر ہوں لیکن میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ اور حیران ہوں کہ باوجود یہ کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور آپ کو ان مخلصین میں سے سمجھتا ہوں جو صرف چھ سات آدمی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک مجھ کو ایسی دعا کا موقعہ نہیں ملا۔ دعا تو بہت کی گئی اور کرتا ہوں مگر ایک قسم دعا کی ہوتی ہے۔ جو میرے اختیار میں نہیں۔ غالباً کسی وقت کسی قدر ظہور میں آئی ہوگی۔ اور اس کا اثر یہ ہوا ہو گا۔ کہ پوشیدہ آفات کو خدائے تعالیٰ نے ٹال دیا۔ لیکن میری دانست میں ابھی تک اکمل اور اتم طور پر ظہور میں نہیں آئی۔ مرزا خدا بخش صاحب کا اس جگہ ہونا بھی بہت یاد دہانی کا موجب ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کسی وقت کوئی ایسی گھڑی آ جائے گی۔ کہ یہ مدعا کامل طور پر ظہور میں آجائے گا۔

اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور کامل طور پر قوت ایمان عطا فرماوے۔ اور ہر طرح سے امن میں رکھے۔ تب اس کے باقی ہموم و غموم کچھ چیز نہیں۔ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ آپ دو تین ماہ تک میرے پاس رہیں۔ نہ معلوم کہ یہ موقعہ کب ہاتھ آئے گا۔

والسلام
(خاکسار مرزا غلام احمد)
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم)

پولرائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹو گرافی۔ فوٹو سٹیٹ۔ یادگار فوٹو گراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو مائم پروپرائٹر
بلال مارکیٹ ربوہ فون 736

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

سرمہ طفیل
کورس دو شیشی قیمت/15
مریض کی نبض دیکھ کر مرض بتائی جاتی ہے
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت/25
حکیم محمد طفیل
گوشہ کلاتھ۔ ربوہ
فون: 212880

بتی مدھانی۔ استری۔ پنکھے۔ ٹی وی۔ واشنگ مشین خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل الیکٹرک سٹور
چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
پروپرائٹرز: محمد نواز، محمد انور، محمد حنیف ٹھوکر

مہر پرنٹنگ پریس
بلال مارکیٹ۔ عقب اڈہ جی ٹی ایس سرگودھا روڈ گجرات
پروپرائیٹر: ملک نادر حسین
فون: 510351-04331

Ph: PP 72669
ZIA
GARMENTS
& Variety Centre
ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY
Children Imported Garments
SHOP NO. D-1, G-286, FIVE BROTHER PLAZA,
CHINA MARKET GORDEN COLLEGE ROAD,
RAWALPINDI

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے
ڈیلر: ائیر کنڈیشنرز • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزر • ائیر کولر
• کوکنگ رینج • الیکٹرک اینڈ گیس واٹر ہیٹر • روم ہیٹر • واشنگ مشین
• سٹیبلائزر اینڈ ہوم ایپلائنسز نیز
اٹلس یونیورسل اینڈ سپر ایشیا کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز
خواجہ رشید سنز
ٹرنک بازار سیالکوٹ
فون شوروم: 586576-0432

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ANAM MONEY CHANGERS

ANAM MONEY CHANGERS

A DEPENDABLE CENTRE
TO
BUY & SELL ALL FOREIGN
CURRENCIES
AUTHORISED BY
STATE BANK OF PAKISTAN
051-812145
272110

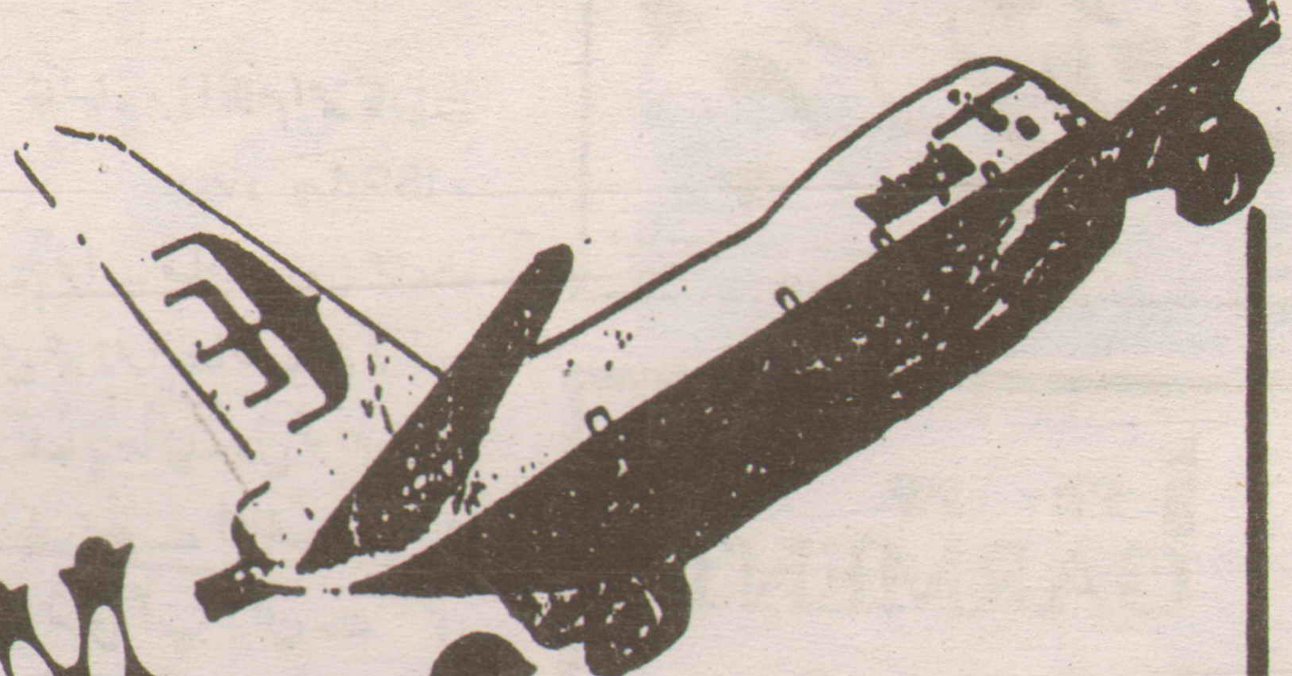

IATA

ANAM TRAVELS
YOUR DEPENDABLE
TRAVEL AGENTS

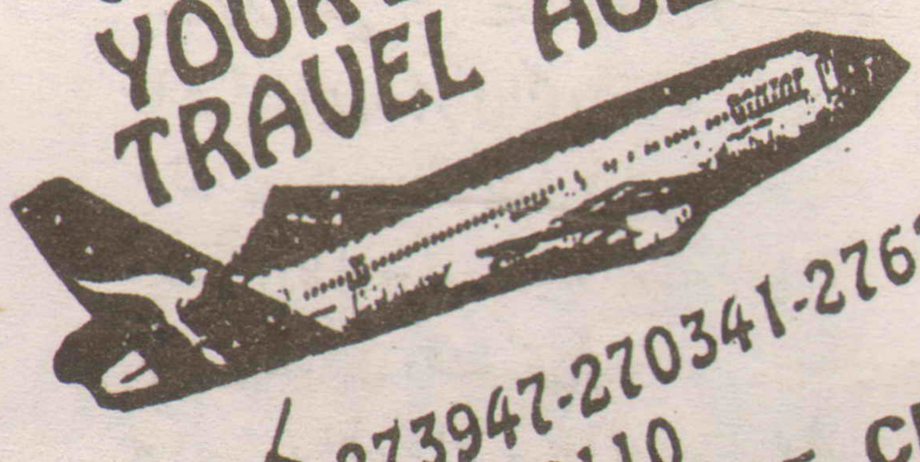

273947-270341-276232
272110
14-D FEROZE CENTER
FAZAL-UL-HAQ ROAD
BLUE AREA ISLAMABAD

بشارت کراکری سٹور
چوک تحصیل بازار
سیالکوٹ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کٹوتی نہیں کی جاتی

زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز:
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے تشریف لائیں
گلیکسی فوٹوز جی 9/9 اسلام آباد
فون: 051-850659

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

رانا وسیم ٹینٹ ہاؤس قلعہ کالر والہ
رانا سٹیل ہاؤس (سیالکوٹ)

سپیشلسٹ وولکنائزنگ میٹریل ۰ شاہین کشن
شاہین ٹریڈ اینڈ بی کلاس کمپونڈ
یاسر ربڑ انڈسٹریز
حاجی پورہ سیالکوٹ
پروپرائیٹر: محمد آصف گھمن
فون: 0432-66978

نظر کے ہر مسئلے کا حل: نظر و فیشن کے لئے کونٹیکٹ لینز
نظر کی عینکیں، جدید فریموں میں، دھوپ کے چشمے لیڈیز اینڈ جینٹس آپ کے ذوق کے مطابق
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس
بانو بازار نزد چوک شہیداں سیالکوٹ
فون 586707
لئیق احمد بھٹی کوالیفائڈ آپٹومیٹرسٹ لندن
OPTOMETRIST LONDON

کارڈلیس فون، انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرونکس سپیئر سروسز
شاپ 69
الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان: 051 - 536367

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنانے اور خریدنے کیلئے آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
رانا جیولرز
صرافہ بازار
بدوملہی (ضلع نارووال)
فون: دکان 106، رہائش: 208
پروپرائیٹر: نصیر احمد، فرید احمد، سلطان احمد

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زد جام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659

اولاد کی نعمت کیلئے
تمام اندرونی پیچیدگی دور
کورس 150/ معہ خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی
FS 155/15 ملیر کراچی - 37

ملکی وغیر ملکی تمام ایئر لائنوں کے خصوصی رعایتی ٹکٹوں اور بکنگ کیلئے تشریف لائیں
گلشن ٹریولز
کورٹ روڈ۔ سول لائن
گوجرانوالہ
پروپرائیٹرز: محمد اصغر میر۔ محمود چوہدری
فون دفتر 0431-44404 رہائش 0431-84126 فیکس دفتر 0431-44404
258668

تیس سے جدید اور رعایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 213100

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
— یاد رکھیں —
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خور رشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دوکان: 211584

تازہ مچھلی اور مرغ
ادریس فش شاپ
ایئر کنڈیشنڈ گاڑی نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
محلہ دارالفضل مکان 32/3 چونگی
پروپرائیٹر: شاہد احمد رحمت بازار ربوہ
فون رہائش 212602

رشید موٹر ورکشاپ
فون: دوکان 0456-502998
گھر 0456-501016
نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن قینچی موڑ
منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹرز: عبدالرشید، عبدالقدوس

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ، مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

100٪ خالص معیاری گرم مصالحہ جات رضوان فوڈز
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے
گرم مصالحہ (مکمل فارمولا کیساتھ)
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
• محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

پریکٹیشنرز کیلئے مسعود اور کینٹ کے بایوکیمک نمکیات • جرمنی کی خالی شیشیاں دستیاب ہیں۔
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو)
نزد بیت راجیکی ربوہ

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ

UNI MARBLE
PLOT NO. 200, ST. NO.1, 1/10-3
INDUSTRIAL AREA ISLAMABAD
EXPORTERS & PROCESSORS
OF ALL KIND MARBLE
SLABS, TILES & POLLISHING
FOR LOCAL AND FOREIGN
ORDERS, PLEASE CONTACT.
TEL: (051) 418600
PRO: ATA UR REHMAN PIRACHA

جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۲۴ گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
چناٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ 100% شاندار
(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)

• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ ونرسیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبرز
04524 - 211274 213123 213223

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپکے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون: 04524-589

خدمت میں پیش پیش
میری لائبریری
ٹین بازار صدر عقب پرویز کلینک راولپنڈی
فون: 564533
ملسٹر، ڈگری، سی ایس ایس
پی سی ایس
جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ کورس کی کتابیں
خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز، کمپیوٹر
الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
اس کے علاوہ، علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

کیڈمیم سے تیار شدہ زیورات
میاں عبدالسلام صاحب کی مشہور دوکان
پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ - ربوہ
فون دوکان 212850 212750
فون گھر 211749 211549

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

انتہائی کم قیمت پر جاپانی کپڑا کی ٹاپ کوالٹی ہر کلر میں • جدید ڈیزائنوں میں تیار کوٹ اور برقعے نیز جاپانی سوٹ بھی ہر کلر میں دستیاب ہیں
محمد اشرف ٹیلرز
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
فون: دوکان: 211365
رہائش: 211368

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی
محمود جیولرز
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت
فون دوکان: 212361 رہائش: 212181

ہر سائز کا ڈش اینٹنا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
بہترین میٹریل ۔ شاندار رزلٹ
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212974

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ: انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 81-7231680 7223204-7363105

BASHIR
GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
Ph: Shop: 211806 Res: 211883

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں زرعی و سکنی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8 - بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
جس کی 100٪ خالص مفید اور موثر ادویات
اب ہماری برانچ اسلام آباد میں بھی دستیاب ہیں
جہاں ہر ماہ کی 20 تا 23 تاریخ کو
حکیم شیخ بشیر احمد ایم اے فاضل الطب و الجراحت
مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: گولبازار ربوہ فون: 211538
برانچ: K-2 پلازہ مرکز 1-9 اسلام آباد فون 444224
نور کاجل — آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے
نور اُبٹن — چہرے و بدن کی خوشبو و حفاظت کیلئے
نور آملہ — بالوں کی صحت کیلئے
خورشید سپر آئل — ایکسیرت انگیز تحقیق
تریاق اٹھرا — مرض اٹھرا کی مفید گولیاں
نور نظر — اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں
اکسیر معدہ — ہاضمے کا بہترین چورن
قند شفاء — جوشاندہ کا انسٹنٹ پوڈر

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اطہر احمد فون: 212868

WORLDWIDE PROPERTY CONSULTANTS
REAL ESTATE SALE & PURCHASE
ROOM NO. 70-71 F, FIRST FLOOR,
LIBERTY PLAZA, LIBERTY MARKET,
GULBERG III, LAHORE
PH: 042-5752532-5753827 FAX: 042-5752532

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ "جدید" ربوہ
فون نمبر: 211842

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

شیئرز و غیر ملکی کرنسی
کی خرید و فروخت
کا
با اعتماد ادارہ
پروپرائیٹر
ملک عبدالصمد
ڈالر چیک
آفس
A-6 گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ
ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون: دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524

دانت مت نکلوائیے
دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے
مسوڑھ - پائیوریا - دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا دانتوں کا ہلنا - تمام امراض کے مستقل علاج کے لیے تشریف لائیں
فل پیسٹ کے ماہر
دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون: 331450
بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ